Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 1

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

3 محرم 1430 ہجری، 1 صلح 1388 ہش، 1 جنوری 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازی عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

مسجد فضل لندن سے روانگی۔ دہلی ائرپورٹ پر آمد و استقبال۔ مسجد بیت الہادی دہلی میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

چنائی کے لئے روانگی اور چنائی میں ورود و استقبال۔ لجنہ اماء اللہ چنائی کی حضور انور سے ملاقات اور حضور کا مختصر خطاب۔ مسجد ہادی (چنائی) کا افتتاح۔ کالیکٹ کے لئے روانگی۔

کالیکٹ میں آمد اور استقبال۔ احباب جماعت کی خلافت سے بے مثال محبت و فدائیت کے روح پرور نظارے۔ احمدیہ مسجد بیت القدوس کا افتتاح۔

اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط کریں۔ عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ اسی طرح دوسری نیکیاں بجالانے کی کوشش کریں تاکہ آپ کے نیک نمونے اس علاقہ میں قائم ہوں۔

(کالیکٹ میں احباب جماعت سے حضور انور کا خطاب)

حضور انور کے دورہ کی میڈیا میں کوریج۔ سینکڑوں افراد نے حضور انور سے بالمشافہ ملاقات و زیارت کی سعادت حاصل کیا اور برکات خلافت سے مالا مال ہوئے۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

22 نومبر 2008ء بروز ہفتہ:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 21 نومبر کے خطبہ جمعہ میں قادیان کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''قادیان کے جلسہ کے لئے دعا کریں کہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ تمام جانے والوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ مستقل دعائیں کرتے رہیں اور جو قادیان میں رہنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ ہندوستان ایک بڑا وسیع ملک ہے اور غریب لوگ ہیں اس لئے نہیں آسکتے۔ تو بعض دوسرے شہروں میں بھی جانے کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جگہوں کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور میرا یہ دورہ بے شمار برکات کا حامل ہو اور ان کو سمیٹنے والا ہو اور ہم جماعت کی ترقی ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری پردہ پوشی فرمائے اور کبھی ہم اس کے فضلوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہیں''۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 نومبر 2008ء کو احباب جماعت کو اپنے سفر قادیان کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور اگلے روز 22 نومبر 2008ء کو آنے والا دن وہ انتہائی مبارک اور تاریخی دن تھا جس دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس تاریخ ساز سفر پر روانہ ہونا تھا۔ اس غیر معمولی اور اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضلوں اور برکتوں کے حامل سفر اور صد سالہ خلافت جوبلی کے تاریخی جلسہ سالانہ قادیان میں روانہ ہونا تھا جس کی تیاری ہندوستان اور دنیا بھر کی جماعتیں گزشتہ کئی سالوں سے کر رہی تھیں اور ہر مرد و عورت، چھوٹا بڑا ان مبارک دنوں کی انتظار میں تھا۔ سال قبل بھی بعض لوگوں نے ان دنوں کے لئے اپنی رخصتیں حاصل کر لی تھیں اور بہتوں نے اپنے سفری انتظامات مکمل کر رکھے تھے

مسجد فضل لندن سے روانگی

مسجد فضل لندن سے روانگی کی گھڑیاں قریب آرہی تھیں۔ لندن اور یوکے کے مختلف شہروں سے احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو الوداع کرنے کے لئے صبح گیارہ بجے سے ہی مسجد فضل لندن میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ حضور انور نے ساڑھے بارہ بجے مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مسجد کے اندرونی حصّہ کے علاوہ محمود ہال اور نصرت ہال نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بارہ بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور خواتین کے حصہ کی طرف جاکر اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کو السلام علیکم کہا اور پھر مرد احباب کی طرف تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم کہا اور غیر معمولی لمبی دعا کروائی اور روانگی کے لئے اپنی کار میں تشریف فرما ہوئے۔ سینکڑوں کی تعداد میں جمع احباب و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کو دعاؤں سے رخصت کیا۔ فی امان اللہ، خدا حافظ و ناصر کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ احباب اتنے زیادہ تھے کہ مسجد کے بیرونی صحن کے علاوہ باہر والی سڑک پر بھی لوگ کھڑے تھے۔

قریباً پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیتھرو انٹرنیشنل ائرپورٹ لندن کے ٹرمینل 5 پر پہنچے جہاں برٹش ائرویز کی سپیشل سروسز کی مینیجر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ائرپورٹ کے اندر لے گئیں۔ اور امیگریشن کی کارروائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرسٹ کلاس لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی مکمل کی جاچکی تھی۔ کچھ دیر لاؤنج میں قیام کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ برٹش ائرویز کی سپیشل سروسز کی مینیجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئی۔

برٹش ائرویز کی پرواز BA 257 تین بج کر پچاس منٹ پر ہیتھرو ائرپورٹ لندن سے دہلی (انڈیا) کے لئے روانہ ہوئی۔

انڈیا کے سفر کے لئے ہندوستان کی حکومت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کو VVIP ویزا جاری کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان میں جن 13 مختلف مقامات کا سفر اختیار کرنا ہے حکومت ہند کے متعلقہ محکمہ کی طرف سے ان 13 علاقوں کی مقامی حکومتوں کو حضور انور کے VVIP سٹیٹس اور استقبال اور سیکیورٹی مہیا کئے جانے کی اطلاعات دی جاچکی تھیں۔

حکومت ہند کی وزارت خارجہ اور وزارت ایوی ایشن کی طرف سے دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر امیگریشن، سیکورٹی اور کسٹم کے محکمہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اور ویزا کے سٹیٹس اور تمام سہولیات پہنچانے کی اطلاع قبل از وقت کردی گئی تھی۔ دوران پرواز تاریخ 22 نومبر سے 23 نومبر میں داخل ہوچکی تھی اور دن اتوار میں بدل چکا تھا۔

ساڑھے سات گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد 23 نومبر بروز اتوار ہندوستان کے مقامی وقت کے مطابق چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور کا طیارہ دہلی (انڈیا) کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ہندوستان کی سرزمین پر پڑے۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں

الحمدللہ کہ ہم سال ۲۰۰۹ء میں داخل ہوگئے ہیں۔اللہ تعالیٰ یہ سال تمام دنیا کے انسانوں کے لئے بہت بہت مبارک کرے دنیا میں ہر طرف پھیلی ہوئی بے چینی و بدامنی کی فضا دور ہو اور امن و آشتی کی خوشبو ہر سمت پھیلے۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا سال جو ۲۷ رمئی ۲۰۰۸ء کو شروع ہوا تھا اس سال یعنی ۲۷ رمئی ۲۰۰۹ء کو ختم ہوگا اس اعتبار سے ابھی اس سال کے پانچ ماہ باقی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو تن دہی اور ہمّت سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا جائے وہ ذمہ داریاں جو ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے ذمہ لگائی ہیں۔ان میں سے پہلی اور بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم دُعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دیں نوافل کی ادائیگی اور نفلی روزے کے اہتمام کو جاری رکھیں روزانہ ہی جوبلی کی وہ دُعائیں پڑھتے رہیں جن کی طرف حضور انور نے اس وقت توجہ دلائی تھی جبکہ آپ نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام ہمارے سامنے رکھے تھے۔ان دُعاؤں کے علاوہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ر اکتوبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن اپنی ایک خواب کا ذکر فرماتے ہوئے ہمیں رب کل شیءٍ خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کی دُعا کثرت سے پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔

اس طرح خطبہ جمعہ فرمودہ ۵؍ دسمبر ۲۰۰۸ بمقام مسجد بیت الہادی دہلی میں درج ذیل دُعا پڑھنے کی نصیحت فرمائی ہے۔اعوذ بوجہ اللّٰہ العظیم الذی لیس شییءٌ اعظم منہ وبکلمات اللّٰہ التامات الّتی لا یجاوزھُنّ بَرّا ولا فاجرًا وباسماء اللّٰہ الحُسنٰی ماعلمتُ منھا ومالم اعلم من شرما خلق وذرأ وبرأ۔

ترجمہ: مَیں اپنے عظیم شان والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس سے عظیم تر کوئی شئے نہیں اور ان کامل اور مکمل کلمات کی پناہ بھی چاہتا ہوں کہ جس سے کوئی نیک اور بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کی تمام نیک صفات جو مجھے معلوم ہیں یا نہیں معلوم ان سب کی پناہ طلب کرتا ہوں اس مخلوق کی شر سے جس نے اُسے پیدا کیا اور پھیلایا۔

ان دُعاؤں کی اس لئے بھی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بدامنی کے موجودہ حالات کے پیش نظر اپنا دورہ قادیان بھی ملتوی فرما دیا ہے اور خاص طور پر ان حالات کے امن سے بدلنے کے لئے دُعا کی تحریک فرمائی ہے۔اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے ہیں ہندو پاک کے حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ایسے حالات ہر دو ممالک کے امن پسندوں کے لئے بہت ہی تشویشناک ہیں۔پس یہ سال اپنے شروع سے ہی ہم پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ ہم دنیا میں امن کے قیام کے لئے، خلیفۂ وقت کی خصوصی حفاظت اور جماعت کی ترقی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے کیرالہ اور دہلی کے دورہ کے دوران بعض ہدایات بھی دی ہیں اگرچہ کیرالہ کے احباب جماعت اس کے پہلے مخاطب تھے لیکن ان کے توسط سے بھارت کے تمام احمدی بھی ان ہدایات کے مخاطب ہیں۔

حضور انور نے پہلی ہدایت یہ فرمائی کہ احباب جماعت کو معیاری مالی قربانی پیش کرنی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ واقفات اور واقفین نو کے لئے سال میں کم از کم ایک سیمینار منعقد کرنے کی ضرورت ہے اس میں مختلف شعبہ جات کے ماہرین کو دعوت دے کر اُن سے تقریریں کروائی جائیں۔

☆......حضور انور نے ہدایت فرمائی Ahmadiyya Students Association قائم کرکے مختلف عناوین پر سیمینار کئے جائیں۔

☆......حضور انور نے ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کے اہم روابط کے بارے میں تفصیل سے راہنمائی فرمائی۔

☆......حضور انور نے فرمایا کہ خدام کی تنظیم سے نکل کر انصار اللہ میں داخل ہو کر بعض لوگ آرام محسوس کرتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس خیال کو نکالنے کے لئے مجلس انصار اللہ کی صف اوّل اور صف دوم اس لئے قائم فرمائی تھی اس لحاظ سے ۴۰ سے ۵۵ سال تک کے انصار کو بہت زیادہ فعال بننے کی ضرورت ہے۔

☆......حضور نے فرمایا ہر شعبہ کو تقویٰ کی بنیاد پر اپنے کاموں میں جدّت اور زور پیدا کرنا چاہئے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تقویٰ کے متعلق فرماتے ہیں:

’’قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوّت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے۔جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔‘‘(ایام الصلح صفحہ ۱۰۵)

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں مقبول دُعائیں کرنے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین (منیر احمد خادم)

☆☆☆☆☆☆

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملّت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

ہر طرف ہر ملک میں ہے بُت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّ و وقار

آسماں سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

اِسْمَعُوا صَوْتَ السما جَاءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

آسماں باردنشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

ترجمۃ القرآن کا مراسلاتی کورس

جملہ احباب جماعت بھارت کو نہایت مسرت سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مراسلاتی کورس کے ذریعہ ترجمۃ القرآن کی منظوری عنایت فرمائی ہے فی الحال یہ کورس اُردو زبان میں شروع کیا جا رہا ہے اس میں قرآن مجید ناظرہ جاننے والے احباب و مستورات شریک ہو سکتے ہیں بالخصوص اساتذہ کرام، ڈاکٹر صاحبان، انجینئر اور وکلاء کالج کے طلباء و طالبات اس کورس میں ضرور شامل ہوں۔

یہ ترجمۃ القرآن کا دو سالہ کورس ہوگا جس کے اسباق دفتر تعلیم القرآن کی طرف سے انشاء اللہ ہر ماہ بھجوائے جائیں گے۔جنوری ۲۰۰۹ء سے یہ کورس انشاء اللہ شروع کیا جائے گا۔یکم جنوری ۲۰۰۹ء تا ۱۵؍جون ۲۰۰۹ء تک چھ مرتبہ ساڑھے سات پاروں تک اسباق بھجوائے جائیں گے۔جون کے آخری ہفتہ کی اتوار کو اس کا امتحان اوپن بک کے طریق پر ہوگا۔اسی طرح دوسرے سمسٹر میں بقیہ ساڑھے سات پارے دسمبر تک بھجوائے جائیں گے جن کا امتحان دسمبر کے دوسرے ہفتے کی اتوار کو ہوگا۔انشاء اللہ۔

دوسرے سال ۲۰۱۰ء میں ہر ماہ اسی طرح مراسلاتی کورس کے ذریعہ آخری پندرہ پارے کا امتحان لیا جائے گا۔جو جون کے آخری اتوار اور دسمبر کے دوسرے اتوار کو ہوگا۔امتحان پاس کرنے والے احباب و مستورات کو دفتر کی طرف سے باقاعدہ سندات بھجوائی جائیں گی اور اوّل-دوم-سوم آنے والے افراد کو انعام بھی دیا جائے گا۔اس کورس میں شامل ہونے والے احباب و مستورات سے درخواست ہے کہ اپنا مکمل پتہ دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان کو بھجوائیں۔

تمام امراء، صدر صاحبان، سکرٹریان تعلیم القرآن مبلغین، معلمین کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو اس میں شامل کریں اور فہرست مع مکمل پتہ دفتر کو بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر اپنے فضل کی بارش کا ایک قطرہ آج اس مسجد کی صورت میں ہم پر گرایا ہے۔

احمدی مسلم خواتین کی 17 لاکھ یورو (19 کروڑ روپے) کی عظیم الشان مالی قربانیوں سے برلن (جرمنی) میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد خدیجہ'' کا مبارک افتتاح۔ ابتدائی مبلغین اور خواتین کی مالی قربانیوں کا تحسین بھرا تذکرہ۔
اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والیوں کو بے انتہا جزا دے۔ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

احمدی عورتوں کو خاص طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو قربانی انہوں نے کی ہے اس کا فائدہ تبھی ہوگا جب اس سے ہمیشہ فیض اٹھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گی اور وہ کوشش تبھی کامیاب ہوگی جب اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کریں گی جس کی تلقین خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمائی ہے اور ان کا مسجد سے تعلق جوڑیں گی۔

آپس میں محبت، پیار کے تعلقات اس طرح بڑھ سکتے ہیں جب شکووں، شکایتوں اور نفرتوں کی تمام دیواریں گرادی جائیں۔ ذاتی لالچ اور مفاد ہمیں ایمان میں کمزوری دکھاتے ہوئے دوسروں کے حق مارنے پر مائل نہ کرے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 17/ اکتوبر 2008ء بمطابق 17/ اخاء 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد خدیجہ۔ برلن (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰۤئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (سورة التوبة:18)

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ اُولٰۤئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۔اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (سورة التوبة:71)

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر اپنے فضل کی بارش کا ایک اور قطرہ آج اس مسجد کی صورت میں ہم پر گرایا ہے۔ ملک کے مشرقی حصّہ میں یہ ہماری پہلی مسجد ہے۔ برلن شہر جو یہاں کا دارالحکومت بھی ہے اس کی ایک اپنی اہمیت ہے۔ جرمنی اور خاص طور پر اس شہر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنے کی تاریخ جیسا کہ آپ جانتے ہیں 86 سال پرانی ہے۔

حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یہاں احمدی مبلغین آئے تھے اور ان کی رپورٹوں کے مطابق جرمن قوم میں بڑی سعادتمندی پائی جاتی تھی اور حقیقی اسلام کو سمجھنے کی طرف ان کی اُس وقت توجہ تھی۔ بہرحال یہاں اس شہر میں اور اس ملک میں جو ابتدائی مبلغین آئے تھے ان کی جو کوششیں تھیں، ان کا بھی مَیں ذکر کر دیتا ہوں کیونکہ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ ان کی یادیں وابستہ ہیں۔ وہ یہاں احمدیت کی ترقی کے بارے میں اس شہر سے بھی اور اس ملک سے بھی کس حد تک پُر امید تھے، یہ ان کی بعض رپورٹوں سے پتہ لگتا ہے اور مَیں یہ ذکر اس لئے کرنا چاہتا ہوں تا کہ نوجوانوں، بچوں اور نئے آنے والوں کو بھی جو اس ملک میں رہ رہے ہیں یا دنیا کے کسی بھی ملک میں رہتے ہیں اپنی تاریخ کا کچھ پتہ لگے، تا کہ ان مبلغین کے لئے دعا کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جو ہمارے ابتدائی مبلغین تھے جنہوں نے شروع میں بڑی قربانیاں کیں اور مختلف ممالک میں گئے۔ جو اپنے ملکوں سے نکلے تھے اور پھر مختلف جگہوں پر رہے۔ اِس زمانہ میں جماعت کے مالی وسائل تو بہت اچھے ہیں اور اُس زمانے میں تو وسائل بھی نہیں تھے لیکن ان لوگوں کی احمدیت کے لئے بے لوث خدمت کا جذبہ اور انتھک محنت انہیں وسائل نہ ہونے کے باوجود ہر جگہ متعارف کروا دیتی تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان لوگوں کی دعاؤں کی طرف بہت توجہ تھی اور اس وجہ سے وہ جماعت کی ترقی کے بارے میں پُر امید بھی بہت زیادہ تھے۔

1922ء میں حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جرمنی میں مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا اور مولوی مبارک علی صاحب بنگالی بی اے کے بارے میں یہ فیصلہ ہوا کہ وہ جرمنی جائیں اور وہاں مشن کا آغاز کریں۔ مولوی مبارک علی صاحب 1920ء سے لندن میں بطور مبلغ کے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔ حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر 1922ء میں وہ لندن سے برلن آ گئے۔ پھر آپ کی معاونت کے لئے حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو بھی جرمنی جانے کے لئے منتخب فرمایا اور وہ بھی 26 نومبر 1923ء کو قادیان سے جرمنی کے لئے روانہ ہوئے اور 18 دسمبر 1923ء کی صبح یہاں برلن پہنچے۔

جرمنی پہنچ کر محترم مولوی مبارک علی صاحب کی ابتدائی کوششوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کس قدر کامیابی نصیب ہوئی۔ اس کے بارہ میں حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2 فروری 1923ء کے خطبہ میں فرمایا کہ ان کی رپورٹیں نہایت امید افزا ثابت ہوئیں بلکہ ان کو تو اس ملک میں کامیابی کا اس قدر یقین ہو گیا کہ وہ متواتر مجھے لکھ رہے ہیں کہ وہاں فوراً ایک مسجد اور مکان بنوایا جائے اور یہ اس طرح ممکن ہے کہ چھ ماہ مَیں خود وہاں چلا جاؤں۔ یعنی حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کو کہا کہ آپ خود وہاں آ جائیں جس کے نتیجہ میں انہیں جلد کامیابی کی امید ہے کہ قلیل عرصہ میں دنیا میں اہم تغیرات ہو سکتے ہیں۔ حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کو خود جرمنی جانے پہ انشراح نہیں تھا لیکن دوسری تجویز کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ان کی اس درخواست کو کہ اس جگہ فوراً ایک مسجد اور سلسلہ کا ایک مکان بن جائے تو بہت کامیابی کی امید ہے نظر انداز کر دینا میرے نزدیک سلسلہ کے مفاد کو نقصان پہنچانے والا تھا۔ اس لئے مَیں نے اس کے متعلق ان کو تاکید کر دی ہے کہ وہ فوراً زمین خرید لیں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت موصول ہونے پر مولوی مبارک علی صاحب نے اس طرف

توجہ دی اور فوری طور پر برلن شہر میں دو ایکڑ زمین خرید لی گئی۔

برلن میں مسجد کے لئے زمین کا انتظام ہو جانے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2 فروری 1923ء کو یہ تحریک فرمائی کہ مسجد برلن کی تعمیر احمدی خواتین کے چندہ سے ہو۔ اس کے لئے حضورؓ نے 50 ہزار روپیہ تین ماہ میں اکٹھا کرنے کا اعلان فرمایا۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد یہ سب سے پہلی مالی تحریک تھی جس کا خالصتاً تعلق مستورات سے تھا۔ اس تحریک میں احمدی خواتین کے مطمحِ نظر کو یکسر اتنا بلند کر دیا کہ ان میں اخلاص و قربانی اور فدائیت اور للّٰہیت کا ایسا زبردست ولولہ پیدا ہو گیا کہ جس کی کوئی مثال نہیں تھی۔

اُس وقت تو ہندو پاکستان ایک تھا۔ وہاں کی لجنہ نے، خاص طور پر قادیان کی لجنہ نے ایسی مثال قائم کی کہ اس سے پہلے وہاں کی تاریخ میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ اُس زمانہ میں جو ایک انقلابی صورت پیدا ہوئی تھی لجنہ کی ایکٹیوٹیز (activities) میں اور خاص طور پر اس تحریک کے لئے قربانی میں، ایسی قربانیاں قرونِ اولیٰ میں نظر آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس زمانے کی جو جاگ لگی ہوئی ہے، آج تک اس کی مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ اُس وقت احمدی عورتوں نے نقد رقمیں اور طلائی زیورات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کئے۔ پہلے دن ہی 8 ہزار روپے نقد اور وعدوں کی صورت میں قادیان کی احمدی عورتوں نے یہ وعدہ پیش کیا اور یہ رقم عطا کی اور 2 ماہ کے تھوڑے سے عرصہ میں 45 ہزار روپے کے وعدے ہو گئے اور 20 ہزار روپے کی رقم بھی وصول ہو گئی۔ پھر کیونکہ اخراجات کا زیادہ امکان پیدا ہو گیا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کی مدت بھی بڑھا دی اور ٹارگٹ بڑھا کے 70 ہزار روپے کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتوں نے اس وقت 72 ہزار 700 کے قریب رقم جمع کی۔ بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ 5/اگست 1923ء کو مسجد برلن کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس میں جرمنی کے وزیر داخلہ اور وزیر برائے رفاہ عامہ، ترکی اور افغانستان کے سفراء، متعدد اخبار نویس اور بعض دیگر معززین شامل تھے اور مہمانوں کی تعداد 400 تھی اور احمدی اس زمانے میں صرف چار تھے۔ یہ اُس وقت حال تھا لیکن اتنے وسیع تعلقات تھے۔ یہ تھی اُس وقت کے مبلغین کی کوشش کہ اتنے وسیع تعلقات تھے اور یہ سب بڑی بڑی شخصیات اُس وقت مسجد کی بنیاد کے لئے تشریف لائیں اور بہرحال مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

لیکن کیونکہ اقتصادی حالات یہاں کے بہت خراب ہو گئے تھے، جنگ عظیم کا اثر ظاہر ہونا شروع ہوا تو وہی جو خیال تھا کہ 50-60 ہزار میں مسجد بن جائے گی اس کا اندازہ خرچ 15 لاکھ روپیہ پہ لگایا گیا۔ اتنے اخراجات پورے کرنا جماعت کے وسائل کے لحاظ سے بہت ناممکن تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فیصلہ فرمایا کہ دو مراکز کو چلانا بہت مشکل ہے، ایک لندن والا بھی اور ایک برلن میں بھی۔ تو 1924ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ برلن مشن کو ان حالات کی وجہ سے بند کر دیا جائے کیونکہ مالی وسائل بھی نہیں ہیں اخراجات بھی نہیں پورے ہو سکتے، حالات یہاں بہت خراب ہو گئے تھے۔ لیکن وہ جو عورتوں نے، احمدی خواتین نے قربانیاں کی تھیں، وہ رقم حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر لندن بھیج دی گئی اور وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد فضل لندن تعمیر ہوئی۔ پھر یہاں 1948ء میں دوبارہ شیخ ناصر احمد صاحب آئے تھے جنہوں نے ہمبرگ میں مشن شروع کیا۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ سفر کی سہولتیں بھی ہیں اور جماعت کے مالی حالات بھی بہت بہتر ہیں۔ اُس زمانے میں سمندری سفر ہوتا تھا۔ مکرم ملک غلام فرید صاحبؓ کو سفر میں 22 دن لگے تھے۔ یہ وہی حضرت ملک غلام فرید صاحب ہیں جنہوں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور مختصر نوٹس جن کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نوٹس پر ہے اور اسی طرح انگریزی کا ترجمہ و تفسیر ''فائیو والیوم'' (Five Volumes) بھی انہوں نے کیا ہوا ہے۔ گو اس کے لئے ایک کمیٹی تھی لیکن اس کا زیادہ کام اور اکثر کام آپ نے کیا اور حضرت ملک صاحب بڑے پڑھے لکھے اور انگریزی علم پر بڑی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے قرآن کریم کے الفاظ کی ڈکشنری بھی تیاری کی تھی لیکن وہ شائع نہیں ہو سکی۔ اب گزشتہ سال اس کو مکمل کر کے شائع کروایا گیا ہے اور ملک صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز	کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ	گولبازار ربوہ
فون 047-6213649	047-6215747

اسی طرح مولوی مبارک علی صاحب کا بھی تعارف کرا دوں۔ وہ ابتدائی مبلغ تھے یہاں آئے۔ انہوں نے 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے تھے اور 1917ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقف زندگی کی تحریک فرمائی تو جن 63 نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے اُن میں مولوی مبارک علی صاحب بھی تھے۔ آپ نے 1969ء میں بنگلہ دیش میں وفات پائی۔ بوگرا (Bogra) میں مدفون ہیں۔ تو یہ تھے دو ابتدائی مبلغ جو یہاں آئے اور ان کے تعلقات باوجود وسائل کی کمی کے کس قدر وسیع تھے، یہ مَیں آپ کو بتا چکا ہوں۔

اب جو مربیان اور مبلغین ہیں ان کو بھی اپنے جائزے کے لئے پرانے مبلغین کے جو واقعات اور رپورٹیں ہیں وہ ضرور پڑھنی چاہئیں تو بہرحال ان بزرگوں نے یہاں انتھک محنت کی۔

اُس وقت تو حالات کی وجہ سے جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ مسجد باوجود کوشش کے نہ بن سکی۔ لیکن قادیان اور ہندوستان کی لجنہ کی جو قربانی تھی وہ رائیگاں نہیں گئی۔ اُس رقم سے مسجد فضل تعمیر ہو گئی اور آج اِس مسجد کی جو تاریخی اہمیت ہے وہ بھی سب پر واضح ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اُس وقت کی احمدی خواتین کی قربانی اتنی سچی تھی اور اس کی قبولیت کے لئے دعائیں اِس درد کے ساتھ انہوں نے کی ہوں گی کہ ایک مسجد تو انہوں نے اپنی زندگی میں بنا لی اور دوسری مسجد کی تعمیر میں ہو سکتا ہے آج ان کی نسلیں شامل ہوئی ہوں۔ لیکن بہرحال وہی جذبہ جو اُن ابتدائی خواتین کی قربانی کا تھا وہ آج بھی کچھ حد تک لجنہ میں دین کی خاطر قربانی میں ہمیں نظر آتا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ان کی دعائیں تھیں جنہوں نے اپنی نسلوں میں بھی یہ جذبہ بیدار رکھا۔

یہ مسجد جو اس وقت موجودہ مسجد ہے 17 لاکھ یورو میں تعمیر ہوئی ہے۔ جس میں سے 4 لاکھ یورو کے علاوہ 13 لاکھ جرمنی کی لجنہ نے دیا ہے اور 4 لاکھ جو باہر سے آیا ہے اس میں سے بھی زیادہ بڑا حصہ لجنہ UK کا ہے۔ 17 لاکھ یورو کو اگر آپ پاکستانی روپوں میں بدلیں، یہ مَیں پاکستانیوں کے لئے بتا رہا ہوں تو 19 کروڑ روپے کے قریب بنتا ہے۔

پس آج یہ قربانی کرنے والیاں جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ یہ مسجد تعمیر کر سکیں۔

اس مسجد کے کچھ کوائف بھی بیان کر دیتا ہوں۔ اُس زمانے میں تو دو ایکڑ رقبہ مل گیا تھا لیکن اس کا یہ کُل پلاٹ، 4 ہزار 790 مربع میٹر ہے جو ایک ایکڑ سے کچھ زیادہ ہے اور اس پر جو رقبہ تعمیر کیا گیا ہے وہ ایک ہزار 8 مربع میٹر ہے۔ اسی طرح باوجود پابندیوں کے 13 میٹر مینارہ کی اجازت مل گئی۔ 168 مربع میٹر کے دو ہال ہیں یعنی کل 336 مربع میٹر کے مسجد کے ہال ہیں۔ اس میں 4 کمروں کا ایک فلیٹ ہے۔ اس کے علاوہ جو گھر بنائے گئے ہیں، ایک دو کمروں کا ہے۔ ایک کمرے کا گیسٹ ہاؤس شامل ہے۔ 4 دفتر ہیں۔ لائبریری ہے۔ کانفرنس کا کمرہ ہے اور بچوں کے لئے ایک چھوٹا سا پارک بنانے کا ان کا ارادہ ہے۔ تھوڑی سی پارکنگ بھی ہے۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اس کی مخالفت بھی یہاں بہت ہوئی لیکن آہستہ آہستہ لگتا ہے مخالفت اب ٹھنڈی پڑتی جا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک وقت آئے گا کہ خود ہی ٹھنڈی ہو جائے گی جب یہاں سے انشاء اللہ تعالیٰ امن، پیار اور محبت کا پیغام دنیا میں ہر طرف پھیلے گا۔

یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ آج جب دنیا دوبارہ اقتصادی بحران کا شکار ہے۔ مہنگائی یورپ میں بھی بڑھ رہی ہے لیکن ایک تو یہ ہے کہ اس مہنگائی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے لجنہ کو توفیق دی کہ انہوں نے جو قربانی کی وہ رنگ لائے اور پھل لائے اور اس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والیوں کو بے انتہا جزا دے۔ ان سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ یہ نظارے ہمیں دنیا میں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ اس طرح بڑھ چڑھ کر احمدی قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ 1923ء میں برلن کی مسجد کی تعمیر شروع کی گئی تھی تو خوفناک اقتصادی بحران کا شکار ہونے کی وجہ سے تعمیر نہیں ہو سکی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے مسیح کی جماعت کو اس انعام سے نوازنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس لئے جو آج کل دنیا میں اقتصادی حالات ہو رہے ہیں ان حالات سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے مسجد کی تعمیر کی توفیق بھی عطا فرما دی اور مکمل بھی ہو گئی۔ باوجود تمام اقتصادی حالات کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس جذبہ سے احمدی قربانی کرتے ہیں مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ انشاء اللہ احمدیوں کے روپے میں ہمیشہ برکت ڈالتا رہے گا۔ کسی نے مجھے بتایا کہ جب انہوں نے اپنے ریٹرن (Return) داخل کرائے تو ٹیکس کے محکمہ والے اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھے کہ تمہارے گھر کا خرچہ تمہارے چندے سے کم کس طرح ہو سکتا ہے۔ تو ایسے لوگ بھی ہیں جن کے گھر کے خرچ ان کے چندوں کی ادائیگی سے کم ہیں۔ پس یہ وہ روح ہے جو ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہے کہ اپنے خرچ کم کر کے بھی قربانی کرنی ہے۔ اس روح کو قائم رکھنا اور قربانی کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ حقیقی مومن کبھی اس رُوح کو نہ مرنے دیتا، نہ اس

پر فخر کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے آپ پر کیا اس پر اس کے آگے جھکتے چلے جائیں اور خود بھی اس مسجد کی تعمیر کا حق ادا کریں اور اپنی نسلوں کی بھی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ مسجد کا حق ادا کرنے والی ہوں۔ احمدی عورتوں کو خاص طور پر آج اس حوالے سے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو قربانی انہوں نے کی ہے اس کا فائدہ تبھی ہوگا جب اس سے ہمیشہ فیض اٹھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گی اور وہ کوشش تبھی کامیاب ہوگی جب اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کریں گی جس کی تلقین خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمائی ہے اور ان کا مسجد سے تعلق جوڑیں گی۔

اسی طرح مرد بھی یاد رکھیں کہ عورتوں نے اس مسجد کی تعمیر سے جو احسان آپ پر کیا ہے اس کا حق اسی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ بہت سارے مرد کہیں گے کہ پیسے تو ہم سے ہی لئے تھے، بے شک لئے ہوں گے لیکن پھر دینا بھی بڑی قربانی ہے۔ بہرحال اس کا حق اس طرح ادا ہو سکتا ہے، احسان کا بدلہ تب اتر سکتا ہے جب آپ مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

برلن کی مسجد کی تعمیر نے یہ سبق بھی آپ کو دیا ہے کہ عورتوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے مرد عبادت گزار ہوں اور اگر ان کے بس میں ہو تو وہ ہر جگہ آپ کو مسجد بنا کر دیں۔ جب مَیں کینیڈا گیا تو کینیڈا کی لجنہ نے ایک ملین ڈالر کی قربانی دی کہ اس سے مسجد بنا دیں۔ لیکن زائد بھی خرچ ہوگا تو کہتی ہیں بہرحال ہم دیں گی۔ ایسی قربانیاں ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ مسجدوں میں آنے کی فرضیت تو مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کا تو اگر دل چاہے تو جمعہ پر آنا ہے نہیں تو نہیں آنا۔ یا پھر اگر کوئی اپنا فنکشن ہوا تو اس پر کبھی کبھار یہاں آنا ہے۔ پس مساجد کی تعمیر کے لئے عورتوں کی قربانی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانی کرتی ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ میری یہ سوچ صرف خوش فہمی پہ مبنی نہ ہو بلکہ عورتیں اپنے بچوں کی بقا اور اپنے مردوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے جو قربانیاں کر رہی ہیں وہ اسی سوچ کے ساتھ ہوں اور یہ سوچ پھر یقیناً عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گی۔

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں گے۔ پھر اسی سورۃ توبہ کی 71 ویں آیت ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ ضرور رحم کرے گا یقیناً اللہ کامل غلبہ والا بہت حکمت والا ہے۔

پس اب اس مسجد کی تعمیر کے بعد مرد بھی اور عورتیں بھی اس انتہائی اہم کام کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اپنا بھی تعلق مسجد کے ساتھ جوڑیں اور اپنی اولادوں کا بھی تعلق مسجد کے ساتھ جوڑیں۔ کیونکہ یہی خدا تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کی نشانی ہے۔ اور ایمان کیا ہے؟ یا حقیقی مومن کون ہے؟ اس کی گہرائی میں جب ہم جائیں تو خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کیا ہمارا ایمان اس قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقی ایمان کہلا سکے؟ یا کیا ہم حقیقی مومن کے زُمرے میں آتے ہیں؟ ہم پر خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس زمانہ میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل کیا جنہوں نے قدم قدم پر ہماری راہنمائی فرمائی۔ ہمیں سیدھے راستے پر رکھنے اور حقیقی مومن بننے کے لئے بے شمار اور مختلف ذریعوں سے ہماری راہنمائی فرمائی۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔

پس یہ وہ ایمان ہے جو ہمیں کامل الایمان بنائے گا۔ فاسقانہ اعمال کے بارے میں تو کسی احمدی کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن اگر ہمارے اخلاق میں ادنیٰ سی بھی کمزوری ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک ہمیں اپنی حالت کی طرف توجہ کرنی چاہئے کہ یہ ہمارے ایمان میں کمزوری پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن ہمارا ہر عمل اور فعل اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو پھر ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ ہماری یہ کمزوریاں بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دور فرماتا چلا جائے گا اور یہی بات پھر ایمان میں مضبوطی بھی پیدا کرتی ہے۔ ہم اگر آپس کے روزمرہ کے تعلقات نبھا رہے ہیں، خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دوسرے کے حق ادا کر رہے ہیں تو یہ باتیں ہمارے ایمان میں اضافے کا باعث بنانے والی ہوں گی۔ پس ان معیاروں کو حاصل کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ بعض عمل جان بوجھ کر ایک انسان نہیں کرتا لیکن غفلت اور سستی راہ میں حائل ہو جاتی ہے۔ اس میں عبادت کی ادائیگی میں کمزوری بھی ہے اور دوسری ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے ہمیں تنبیہ فرمائی ہے کہ یہ تمہارے فرائض ہیں، انہیں پورا کرو۔ اگر انسان لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے انہیں پورا نہیں کرتا تو آہستہ آہستہ یہ چیزیں پھر ایمان کی کمزوری اور شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔

پس ایک احمدی کو ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ کسی بھی قسم کی نیکی سے جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے غفلت برتنا یا ان کے کرنے میں سستی دکھانا مومن کا شیوہ نہیں ہے۔ اس پہلی آیت میں جو مَیں نے پڑھی جو سورۃ توبہ کی آیت 18 ہے، اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ پر ایمان کامل ہو اور یوم آخر پر بھی۔ اور یوم آخرت کے بارہ میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''آج میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ قرآن شریف کی وحی اور اس سے پہلے وحی پر ایمان لانے کا ذکر تو قرآن شریف میں موجود ہے ہماری وحی پر ایمان لانے کا ذکر کیوں نہیں؟ اور اسی امر پر توجہ کر رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور القاء کے یکایک میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آیہ کریمہ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ میں تینوں وحیوں کا ذکر ہے۔ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ سے قرآن شریف کی وحی، اور مَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ سے انبیاء سابقین کی وحی اور اٰخِرَة سے مراد مسیح موعود کی وحی ہے''۔ آخرت کے معنی ہیں پیچھے آنے والا۔ آپ فرماتے ہیں: ''آخرت کے معنی ہیں پیچھے آنے والی۔ وہ پیچھے آنے والی چیز کیا ہے؟ ...... یہاں پیچھے آنے والی چیز سے مراد وہ وحی ہے جو قرآن کریم کے بعد نازل ہوگی کیونکہ اس سے پہلے وحیوں کا ذکر ہے''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول سورۃ البقرۃ زیر آیت نمبر 5)

آخرت کا مطلب بے شک جزا سزا کا دن بھی ہے اور یہ مطلب خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہوا ہے۔ لیکن جو وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانے اور اپنی وحیوں سے تعلق میں بتائی ہے وہ یہاں بھی صادق آتی ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں مساجد تو بہت بن رہی ہیں لیکن حقیقی مساجد آباد کرنے والے وہی ہوں گے جو مسیح موعود کو ماننے والے ہوں گے۔ کیونکہ ایمان کی طرف صحیح راہنمائی بھی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی کرنی ہے۔ خدا اور آنحضرت ﷺ سے تعلق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی جوڑنا ہے۔

پس جہاں ہمیں یہ بات تسلّی دلاتی ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی مسجدوں کی تعمیر اور آبادی کا حقیقی حق ادا کرنے والی ہے وہاں ایک خوف بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ صرف ایمان لا کر اور مسجد تعمیر کر کے ہی حق ادا ہو جاتا ہے؟ یا کچھ اور بھی کام کرنے والے ہیں۔ اور ان کاموں کی طرف اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے حکم فرما دیا کہ نماز قائم کرو اور نماز قائم کرنے کے لئے جو دوسری جگہ وضاحت بیان فرمائی ہے اس میں فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا ہے اور باجماعت نماز پڑھنا ہے۔ پس ایک تو یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ مسجدوں کا حسن ان کی آبادی سے ہے اور ان کی آبادی پانچ وقت مسجد میں آنے سے ہے۔

اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس کی آبادی کے لئے قیام نماز ہو۔ یہاں کے مقامی لوگوں کو جو جرمن ہیں یہی شکوہ ہے کہ یہاں تو آپ کی اتنی تعداد نہیں ہے پھر مسجد اس علاقہ میں بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ تو ان لوگوں کا یہ شکوہ بھی اس طرح دور ہو سکتا ہے کہ جب ان کو پتہ لگے کہ یہ احمدی ہیں اور وہ لوگ ہیں جو اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے ایک خدا کے آگے جھکنے کے لئے باقاعدہ مسجد میں آتے ہیں۔ انہوں نے عمارت صرف دکھانے کے لئے نہیں بنائی بلکہ ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے اس جگہ اس عمارت کو

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

کھڑا کیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اپنے مال میں سے غریبوں کا بھی خیال رکھتے ہیں اور جماعت کی متفرق ضروریات بھی پوری کرتے ہیں۔ اس بات پر ان لوگوں کو بڑی حیرت ہوتی ہے کہ مالی قربانی کر کے مسجدیں بناتے ہیں۔ اس کا اخباروں میں ذکر بھی ہوا ہے کہ لجنہ کی قربانی سے یہ مسجد بنی ہے۔ اس کا مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ ٹیکس کے محکمے والوں کو یقین نہیں آتا کہ کس طرح تم لوگ کر سکتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کو پتہ ہونا چاہئے کہ مسجدوں کی تعمیر و آبادی کے ساتھ مالی قربانی کی طرف توجہ پہلے سے بڑھتی ہے۔ کیوں بڑھتی ہے؟ اس لئے کہ ان کا کامل توکل خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے جو مومن ہوتے ہیں۔ وہ کسی چیز سے خوف نہیں کھاتے۔ آج کل کے سودی مالی نظام چلانے والوں کی طرح انہیں یہ خوف لاحق نہیں کہ ہماری معاش کا کیا ہوگا۔ ہماری آمد کا کیا ہوگا۔ کیونکہ مومن کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور اس کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ اس لئے یہ تسلی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق، اپنی خاطر کی گئی قربانی کو کئی سو گنا کر کے نوازتا ہے اور نوازے گا۔ اس لئے خوف کرنے کی ضرورت نہیں۔ دنیا کے اقتصادی حالات جیسے بھی ہوں احمدی ایک قربانی کے بعد دوسری قربانی کرنے کے لئے بغیر خوف کے تیار بیٹھا ہوتا ہے اور میرے سامنے کئی مثالیں ایسی ہیں، کئی ملکوں کی مثالیں ایسی ہیں جو غریب ملک ہیں لیکن قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں اور ہر احمدی اپنا یہ عہد پورا کرتا ہے کہ جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا اور یہ اس لئے ہے کہ اُس کو خدا تعالیٰ نے ہدایت کا راستہ دکھاتے ہوئے مسیح و مہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی 71 ویں آیت میں فرمایا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور دوست وہ ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے حقوق ادا کر رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں مسجدوں کی آبادی انہی لوگوں سے بتائی ہے جو مومن ہیں اور مومن اخلاق میں بڑھنے والے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں۔ اس دوستی سے یہ مراد نہیں کہ مرد عورتوں کی آپس میں دوستیاں ہو جائیں اور آپس کے حجاب اور پردے ختم ہو جائیں۔ بلکہ ایسے رشتے قائم ہوں جن کی بنیاد تقدس پر ہو۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔

اب یہ اخلاق کیا ہیں جن کا ایک مومن میں پایا جانا ضروری ہے؟ اس میں آپس کے تعلقات میں محبت پیار اور بھائی چارے کو بڑھانا ہے۔ محبت پیار کے یہ تعلقات اس طرح بڑھ سکتے ہیں جب شکووں، شکایتوں اور نفرتوں کی تمام دیواریں گرا دی جائیں۔ جب ہر ایک یہ ارادہ کر لے کہ ہم نے ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی کرنے کی بھی کوشش کرنی ہے اور ہر قسم کی برائی سے بچنا ہے۔ ہم نے رشتوں کے حقوق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہے اور اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد ہم نے اس عظیم رشتہ کی قدر کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ جو ایک احمدی کا احمدی کے ساتھ ہے اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی عظیم مثال قائم کرنی ہے۔ ہم نے اپنے غریبوں کی مدد کرنی ہے اور اپنی امانتوں کے حق ادا کرنے ہیں۔ ذاتی لالچ اور مفاد ہمیں ایمان میں کمزوری دکھاتے ہوئے دوسروں کے حق مارنے پر مائل نہ کرے۔ ہمارا ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا جذبہ ایسا ہونا چاہئے جس کے نمونے قرون اُولیٰ کے صحابہ میں نظر آتے ہیں جو اپنی آدھی جائیدادیں بانٹ دیا کرتے تھے۔ بدظنیوں کے خلاف جہاد کی صورت ہم میں سے ہر ایک میں نظر آنی چاہئے کہ بہت سے فتنہ و فساد اور آپس کی رنجشوں کی وجہ سے یہ بدظنیاں ہیں۔ سچائی کے وہ معیار ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ سچائی ہر جگہ، ہر موقع پر ہمارا طرہ امتیاز ہو۔ شکر گزاری کے جذبات ہم میں اس حد تک پیدا ہو جانے چاہئیں کہ ہر آن اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں نعمتوں میں اضافے کی نوید ملتی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عفو اور درگزر ہمارا شیوہ بن جانا چاہئے۔ ہمارے عدل اور انصاف کے معیار ہر معاملے میں اتنے اونچے ہونے چاہئیں کہ وہ احسان کے راستوں سے گزرتے ہوئے اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کی بلندیوں کو چھوتے ہوئے بے نفس ہو کر اپنے اور غیروں کی خدمت پر مجبور کرنے والے ہوں۔ اپنے وعدوں کی پابندی ہمارا وہ خاصہ ہو جو ہماری پہچان بن جائے تا کہ آپس میں دوستیاں اور بھائی چارے بڑھتے چلے جائیں۔ دنیا بھی آنکھیں بند کر کے ہم پر اعتماد کرنے والی ہو۔ اپنے اور ایک دوسرے کے تقدس، عِصمت اور عزت کی حفاظت ہر وقت ہمارے پیش نظر رہے۔ مردوں عورتوں میں غضِ بصر کی عادت ہو اور یہ چیزیں اپنے کردار کا ہر احمدی لازمی حصہ بنا لے۔ احمدی عورتیں اپنے لباس، پردے اور حجاب میں پوری پابندی کرنے والی ہوں۔ اس بارہ میں بہت کانشنس ہوں۔ ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف ہر وقت توجہ رہے اور ہمسایہ صرف گھریلو ہمسایہ نہیں بلکہ سفر کرنے والے بھی ہمسائے ہیں۔ آپس میں کام کرنے والی جگہوں پہ رہنے والے بھی ہمسائے ہیں اور پھر افراد جماعت بھی خاندان اور ہمسائے کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ گویا تمام قسم کی اخلاقی کمزوریاں ہم میں دور ہوں گی تو ہم حق ادا کرنے والے ہوں گے اور عملی طور پر مومن کہلانے والے ہوں گے۔

پھر اس آیت میں نماز قائم کرنے کا حکم ہے۔ اس کی پہلے مَیں وضاحت کر چکا ہوں۔ زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔ اور ایسے ہی لوگ ہیں جو پھر اپنے اعمال اس طرح درست کرتے ہیں کہ جو درحقیقت حقیقی مومن کے اعمال ہونے چاہئیں کیونکہ یہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ گویا اس آیت میں مومن کی یہ خصوصیات بیان کی گئی ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے دوست کی حیثیت سے ایک دوسرے کا حق ادا کرتے ہیں۔ جماعت ایک مضبوط جسم بن کر رہتی ہے۔ وہ نیکیوں کا حکم دیتے ہیں۔ اور تیسری بات برائیوں سے بچتے ہیں۔ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور نیکیوں کا حکم دینے کے بارے میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ وہ امت ہو جو انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہے۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔ پھر ایمان کی نشانی یہی ہے کہ تمہارا فرض یہ بتایا گیا ہے کہ تم خیر اُمّت بنائے گئے ہو۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تمہارے سے صرف وہ اعمال سرزد ہوں جو نیکیوں کی طرف لے جانے والے ہیں اور کبھی ان چیزوں کے قریب نہ جاؤ جن کی اللہ تعالیٰ نے نہی فرمائی ہے۔ تبھی فائدہ ہوگا زمانے کے امام کی بیعت کا بھی۔ تبھی فائدہ ہوگا عبادت گاہوں کی تعمیر کا بھی۔

پھر چوتھی چیز یہ بتائی کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یعنی باقاعدگی سے نمازیں ادا کرنے والے ہیں جیسا کہ پہلے مَیں نے بتایا۔ اور باجماعت نمازیں ادا کرنے والے ہیں یا اس کی کوشش کرنے والے ہیں۔ پانچویں چیز زکوٰۃ اور مالی قربانیوں میں پیش پیش۔ اور چھٹی یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور پھر اس میں بڑھنے والے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطاعت کا نتیجہ ہے کہ اس زمانہ کے امام کو ماننے کی نئے آنے والوں کو توفیق ملی اور جو ہمارے بڑے ہیں ان کو توفیق ملی۔ اس لحاظ سے اپنے بزرگوں کے لئے بھی دعائیں کریں جن کے باپ دادا نے احمدیت کو قبول کیا۔ ہر ترقی اور ہر نئی چیز اور ہر نیا انعام جو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرماتا ہے وہ ان کو جو پرانے پیدائشی احمدی ہیں اس طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ یہ بھی ان کے بزرگوں کی نیکیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند آئیں جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے قبولیت کی توفیق دی اور آج ہم اس کے پھل کھا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کے لئے بھی دعائیں کرتے چلے جائیں تا کہ اگر وہ فوت ہو چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو ان باتوں کے پابند ہیں وہ خدا تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتا چلا جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے تو اور زیادہ نوازتا چلا جاتا ہے۔

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لیتا چلا جائے۔ اس مسجد کا حق ادا کرنے والا ہو اور یہاں کے لوگوں کی توجہ جو اس طرف پیدا ہو رہی ہے اور اخباروں اور میڈیا کے ذریعہ سے جو کوریج مل رہی ہے اور جو ملے گی، ابھی تک مجھے رپورٹ تو نہیں ملی کہ فنکشن پہ کیا کوریج تھی، بہرحال مجھے امید ہے انشاء اللہ ہوگی، تو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور فائدہ یہی ہے کہ جو توقعات لوگوں کی ہم سے ہیں اور سب سے بڑھ کر جو توقعات اللہ تعالیٰ کی ایک مومن بندے سے ہیں ان کو پورا کرنے والے ہوں۔ پس ہمیشہ اس کوشش میں رہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے فیض اٹھانے والے ہوں اور فیض تبھی اٹھا سکیں گے جب اپنی عبادتوں اور نیک اعمال کے نمونے قائم کریں گے۔ اپنی زندگیوں کو اسلام اور قرآن کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ اپنی نسلوں میں بھی اسلام اور احمدیت کی محبت پیدا کرتے چلے جائیں گے۔ انہیں حقیقی رنگ میں خدا اور رسول ﷺ کا اطاعت گزار بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی
کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں، برکتوں اور کامرانیوں سے بھرپور

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

(از عبدالرحمٰن فیاض۔ کاٹھ پورہ کشمیر)

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۰؍جون ۱۹۸۲ء کو جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے۔ حضور کے دور خلافت کے دوسرے سال ہی پاکستان میں حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ ایک طرف حکومت پاکستان اور علماء کی مشترکہ سازشوں کے نتیجہ میں فرعون وقت جنرل ضیاء نے اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک ظالمانہ آرڈیننس جاری کیا جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ پر اسلامی شعار اور اصطلاحات کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی اور حضورؒ کے اُوپر من گھڑت قتل کا ایک جھوٹا الزام لگا دیا گیا۔ علماء نے حکومت سے حضور کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ ان حالات میں خلیفۂ وقت کے لئے ربوہ پاکستان میں رہ کر جماعت کی قیادت کرنا ناممکن تھا۔ اس لئے حضور انور نے منشاء الٰہی کے تحت ۲۹؍اپریل ۱۹۸۴ء کو ربوہ سے سفر ہجرت اختیار کیا۔ اس ہجرت کے نتیجہ میں جماعت کا نفوذ ملکی حدود سے نکل کر دنیا میں ہونے لگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کی چار بڑی بڑی قوموں کے اندر پھیلنے لگا۔

پہلی قوم: برصغیر ہند میں بسنے والی حضرت گوتم بدھ، حضرت کرشن جی اور حضرت رام چندر جی سے تعلق رکھتی ہے۔

دوسری قوم: وہ عرب قوم ہے جو سب سے پہلے نور اسلام سے منور ہوئی اور ایک طویل عرصہ تک علم و عرفان کا گہوارہ بن کر دنیا کو اپنے نور سے منور کرتی رہی۔

تیسری قوم: جس کے اندر اسلام پھیلنے کی آپ نے پیشگوئی فرمائی وہ رُوسی قوم ہے۔

چوتھی قوم: جس کے اسلام سے وابستہ ہو جانے کے بارے میں آپؑ نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ وہ قوم یا اقوام ہیں جو مغرب میں رہ رہی ہیں۔ اور اس وقت دنیا کی ترقی یافتہ اور مہذب ہونے کی دعویٰ دار ہے۔

ان اقوام کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پہلے ہی سے ایک خبر تطلع الشّمس من المغرب کے الفاظ میں احادیث میں موجود ہے۔ جو ان کے اسلام قبول کرنے کی خبر دیتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام نے اس روحانی تغیر کو اپنی کشفی آنکھ سے دیکھ کر ایک صدی پہلے اہل دنیا کو یہ مژدہ سُنا دیا تھا۔

''خدا کرے وہ دن جلد آئے جب اسلام کا روحانی سورج پوری آب تاب کے ساتھ اہل مغرب پر چمکنا شروع ہو جائے۔''

پاکستان کے موجودہ دستور کے مطابق جماعت احمدیہ کے سربراہ کا وہاں رہنا ناممکن ہو گیا۔ تو خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق خلیفہ وقت کا ہجرت کرنا ضروری ہو گیا اور اسلام کے روحانی سورج خلیفہ وقت کے ذریعہ مغرب میں روشنی کا ظہور ہونا شروع ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور خلافت میں بے شمار ترقیات کے علاوہ ایم ٹی اے کی نشریات کا آغاز ہونا ایک معجزہ سے کم نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بڑی خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ کا ایک اعلیٰ پایہ کا اپنا ریڈیو سٹیشن قائم ہو۔ جہاں سے جماعت احمدیہ کی حقیقی اسلامی تعلیم کے نور سے ساری دنیا کو روشن کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ربوہ سے لندن تشریف لے جانے کے بعد حضور کے خطبات حسب روایت جماعت احمدیہ کے اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ جو کچھ وقفہ کے بعد جماعت کے افراد تک پہنچتے تھے۔ اس دور میں آڈیو۔ ویڈیو کی سہولیات عام ہو رہی تھیں جس کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور کے خطبات کی کیسٹس (آڈیو۔ ویڈیو) کے ذریعہ تمام دنیا میں افراد جماعت تک پہنچانے کے لئے ایک منظّم طریقہ اختیار کیا گیا۔ جس سے حضور کی آواز میں خطبہ سنتے رہے۔

احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز میں ایک نئی خوشی یہ ملی کہ دوسری صدی کا پہلا خطبہ فرمودہ ۲۴؍مارچ ۱۹۸۹ء ماریشس اور جرمنی میں بذریعہ ٹیلی فون براہ راست سنا گیا۔ اسی طرح اس تکنیک کے ذریعہ جون ۱۹۹۱ء میں حضور کا خطبہ عید الاضحیٰ ۲۴ ممالک میں سنا گیا۔

مکرم برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت تحریر کرتے ہیں:

''سال ۱۹۸۹ء کی بات ہے خاکسار بمبئی میں بطور مربی کام کر رہا تھا تو لندن سے فون آیا کہ اب فون کے ذریعہ سے حضور انور کا خطبہ سنایا جائے گا۔ یہ سن کر خوشی بھی ہوئی اور حیرت بھی کہ یہ کیسے ممکن ہوگا..... مشن میں STD فون کو لندن سے رابطہ کے لئے رکھ دیا گیا..... دوسرے دن خدا تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت بمبئی نے بذریعہ فون حضور انور کا خطبہ براہ راست سنا۔ یہ ہندوستان میں بذریعہ فون سنا جانے والا پہلا خطبہ تھا۔''

(بدر ۲۳؍دسمبر ۲۰۰۳ء)

یہ نظام مواصلات کی ابتدائی کوشش تھی۔

حضرت خلیفۃ الثالثؒ کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے اور بڑھتی ہوئی جماعتی تبلیغی وسعت کو دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت کا اپنا مواصلاتی نظام رائج کرنے کی کوشش شروع کی۔ ابتداء میں حضور انور کا خطبہ ۱۳؍جنوری ۱۹۹۲ء کو پہلی مرتبہ براعظم یورپ میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔

اگست ۱۹۹۲ء سے حضور کے خطبات چار براعظموں ایشیاء، افریقہ، یورپ اور آسٹریلیا میں باقاعدگی سے نشر ہونا شروع ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے جلسوں کی کاروائی بھی سٹیلائٹ کے ذریعہ نشر ہوتی رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ۱۹۹۳ء سے عالمی درس القرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ جو براہ راست نشر ہوتے رہے۔

جنوری ۱۹۹۴ء کا وہ مبارک دن سنہری حروف میں لکھا جائے گا جب مغرب میں اسلامی تعلیم کا نور پھیلانے کے لئے جماعت احمدیہ کے اپنے ٹی وی چینل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہوا۔ ایشیاء اور افریقہ میں روزانہ ۱۲ گھنٹے اور یورپ کے لئے ۳ گھنٹے پروگرام نشر ہونے شروع ہوئے۔

حضرت امام باقرؒ لکھتے ہیں:-

''امام مہدی کے نام پر ایک منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرے گا۔ اس کی آواز مشرق میں بسنے والوں کو بھی پہنچے گی اور مغرب میں رہنے والوں کو بھی یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ اُٹھے گا۔''

(المہدی الموعود المنتظر عند علماء اصل الفتۃ)

اس منادی کے تناظر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور خلافت میں عالمی بیعت کی بنیاد جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۲ء میں سٹیلائٹ کے ذریعہ شروع کی۔

عالمی بیعت کے نظام کا آغاز جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء سے جاری ہوا۔ ۳۱؍جولائی کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن دو لاکھ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات تک کروڑوں نو احمدی عالمی بیعت کی ۱۰ تقاریب میں شامل ہوئے۔

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب نے لکھا ہے:-''بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ یہ آواز اس جگہ کے تمام خاص و عام سنیں گے۔''

(ترجمہ قیامت نامہ صفحہ ۴)

جلسہ سالانہ لندن ۲۰۰۷ء کے موقعہ پر عالمی بیعت کی مبارک تقریب پر ۱۰۶ ممالک کی ۳۵۶ قوموں کے دو لاکھ اکسٹھ ہزار نو سو انہتر افراد شامل ہوئے۔ یہ روحانی نظارہ دنیا نے پہلی مرتبہ ایم ٹی اے پر دیکھا۔ یہ بیعت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے دست مبارک پر ہو رہی تھی۔

آپ آسمانی پیشگوئیوں کے مطابق وہ موعود منادی تھے جن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کل عالم میں پہنچنا مقدر بن گیا۔ یہ منادی دین محمد کی منادی تھی جس میں اتنی بڑی تعداد میں اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت پانے والے خوش نصیب احباب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکے۔

بیعت کا یہ نظارہ ایم ٹی اے نے ریکارڈ کر کے آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہؓ کو بیعت کرتے ہوئے اُس روحانی نظارہ کو آج ہم اس ظاہری آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان بشارت کو جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی قرآن کریم کی آیات میں ضرور پڑھتے ہیں۔ ہم اُس روح پرور نظارہ کو جو روحانی آنکھ سے دیکھنے کی جب کوشش کرتے ہیں۔ تو آج جماعت احمدیہ کے عالمی بیعت کے نظارے سے اُس وجد آفرین نظارہ کو آج سے چودہ سو سال پہلے رونما ہوا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کر کے دُعائیں کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی اسلام احمدی کے پھیلنے کے بارے میں نہایت واضح آسمانی خبر پر مشتمل ہے۔

''یعنی میرے رب نے عربوں کی نسبت بھی مجھے بشارت دی ہے اور الہام کے ذریعہ مطلع فرمایا ہے کہ میں ان کی خبر گیری کروں اور ٹھیک راستے کی طرف ان کی رہنمائی کروں اور ان کے احوال کی اصلاح کروں۔'' (روحانی خزائن جلد نمبر ۷)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے العربیہ چینل ۳ کی ۲۴ گھنٹے کی نشریات حضور ایداللہ کی توجہ اور الٰہی منشاء کے مطابق شروع ہوئی ہیں جو عرب دنیا میں مقبول ہو رہی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کئی سال قادیان کے جلسہ سالانہ سے بذریعہ سیٹیلائٹ خطاب فرماتے رہے۔ یہ روح پرور تقاریب تھیں جب لندن میں قادیان کے لئے جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا اور دنیا بھر کے احمدی احباب گویا جلسہ سالانہ قادیان میں ایم ٹی اے کے ذریعہ شامل ہوتے رہے جلسہ سالانہ قادیان کی افتتاحی اور اختتامی تقاریب میں حضور انور کی شرکت ایم ٹی اے کے ذریعہ ممکن ہوتی رہی۔ گویا جیسے حضور بہ نفس نفیس قادیان کے جلسے میں شرکت فرما رہے ہیں۔

مارچ ۱۹۹۴ء سے ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پوری تفصیل کے ساتھ مختلف بیماریوں اور دواؤں کا مزاج اور شفا کے حیرت انگیز واقعات بیان فرمائے۔ جنہیں کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے اور جس کے ذریعہ آج ہومیو پیتھی علاج کرنے والے ڈاکٹر بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ان کے علاوہ حضورؒ نے جولائی ۱۹۹۴ء کو ایم ٹی اے پر ترجمۃ القرآن کلاس کا آغاز فرمایا اور فروری ۱۹۹۹ء تک یہ روحانی دور جاری رہا ان پانچ سالوں کے لمبے عرصہ میں بھرپور محنت اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مرتب کیا گیا ترجمہ اُردو ادب میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں ترجمہ کے علاوہ ضروری تشریحات بھی موجود ہیں۔ MTA کی برکت سے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو خلافت کے ساتھ ساتھ قیامت تک وابستہ کر دیا ہے۔ آئندہ آنے والی نسلیں اس کے کیسٹ سے سابقہ خلفاء احمدیت کے ساتھ وابستہ ہو کر ان مجلسوں میں خود کو شامل ہوتے ہوئے دیکھ لیں گی۔ یہ منفرد نظارہ یقیناً ایمان اور اخلاص کی ترقی کا موجب ہوگا۔ جو خلافت کی برکت سے صرف جماعت احمدیہ میں شامل افراد کے نصیب میں ہوگا۔

۱۹؍اپریل ۲۰۰۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا وصال لندن میں ہوا۔ دنیا بھر کے احمدی اشکبار آنکھوں سے MTA سے خلافت کمیٹی کے اجلاس کی کاروائی جاننے کے لئے بے چین اور بے قرار تھے۔ ساری دنیا میں خلافت احمدیہ کے پروانے ایم ٹی اے پر اپنی نظریں جمائے بیٹھے تھے جو ایک منٹ کے لئے بھی ہٹنے کا نام نہیں لیتی تھیں۔ احباب کھانا پینا سب بھول چکے تھے۔ صرف دُعاؤں کا ورد ہو رہا تھا۔

اس وقت صرف ایم ٹی اے ہی ایک ایسا ذریعہ بنا ہوا تھا جو تمام دنیا میں کروڑوں احمدیوں کو مسجد فضل لندن کے گراؤنڈ میں اپنے مواصلاتی نظام کے ذریعہ جمع کئے ہوئے تھا۔ ہر ایک احمدی یہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ بذات خود اس وقت مسجد فضل لندن کے گراؤنڈ میں خلافت کے انتخاب کی انتظار میں دوسرے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا ہے۔

خدائی منشاء کے مطابق حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے خلافت پر فائز ہوتے ہی سب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے احسانوں کو یاد کرنے لگے۔ بیعت کا نظارہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں پہلی مرتبہ براہ راست دکھایا گیا۔

انتخاب کے بعد جب حضور انور مسجد فضل سے باہر تشریف لائے تو ہزاروں پروانے جو وہاں موجود تھے اور کروڑوں احمدی جو اِن کے علاوہ مختلف جگہوں پر تھے

MTA پر حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ یہ روح پرور نظارہ ایم ٹی اے کی برکت سے ہر احمدی کی آنکھ نے پورے اشتیاق سے دیکھا۔

یہ پہلا موقعہ تھا کہ مذہبی دنیا میں ایک انقلابی دور کا آغاز ہو رہا تھا جو ایم ٹی اے نے ہمیں دکھایا۔

حضرت جعفر صادقؒ فرماتے ہیں:-

''مومن امام مہدی کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اور اپنے اُس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہے جو مغرب ہوگا وہ اپنے بھائی کو دیکھ لے گا جو مشرق میں ہوگا۔'' (نجم الثاقب جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۰۱)

ایم ٹی اے کی عالمی نشریات نے تمام تر جغرافیائی فاصلوں کو یکسر مٹا دیا ہے۔ اب برق رفتاری کے ساتھ لمحوں میں مشرق مغرب، شمال اور جنوب میں پھیلے ہوئے احمدی اپنے پیارے امام کی پاکیزہ نصائح پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ عالمی سطح پر ہونے والے جلسہ سالانہ کے روحانی نظارے کل عالم میں نشر ہوتے رہتے ہیں۔ حضور انور کے روح پرور خطاب، اجتماعی دُعائیں، اجتماعی نعرہائے تکبیر اور مختلف رنگ ونسل کے لوگوں کی یکجائی شمولیت ہے جو ہم گھر بیٹھے دیکھتے رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اس وقت ۱۹۳ ممالک میں پھیل چکی ہے۔ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی ہزاروں مساجد مشن ہاؤسز، تبلیغی میدان میں مبلغین اور جماعتی تربیت پر مامور معلم اور لاکھوں کی تعداد میں جماعتی نظام سے وابستہ لوکل عہدیداران۔ قرآن کریم کی مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ اشاعت اور لاکھوں کی تعداد میں اسلامی لٹریچر اور مختلف ممالک میں احمدیہ جماعت کے رسائل، اخبارات، سکول، طبی مراکز خدمت خلق و خدمت اسلام میں مصروف عمل ہیں۔ وہیں جماعت احمدیہ کا ایم ٹی اے اپنی منفرد شان کے ساتھ چاروں براعظم میں ضوفشانی کر رہا ہے اور چوبیس گھنٹے اسلام واحمدیت کا نور غیر مسلم اقوام میں پھیلا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں اور رحمتوں کا جب نزول ہوتا ہے تو وہ اپنی قدرت کے بے شمار وسائل کے ذریعہ سے اپنے بندوں کے دلوں تک اس کی رسائی کو ممکن بنا دیتا ہے اور آج ہم ایم ٹی کے وساطت سے ان فضلوں اور رحمتوں کے وارث بن رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''شاید کوئی بے خبر اس حیرت میں پڑے کہ فرشتوں کا اترنا کیا معنے رکھتا ہے۔ سو واضح ہو کہ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اُترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں جو متحد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اترتے رہتے ہیں.....روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے متحد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں تب دنیا میں جہاں جہاں جو قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد سوم)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۹/دسمبر ۲۰۰۷ء کو ایک تاریخی پیغام میں فرماتے ہیں:-

''الٰہی تقدیر کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہوئے پھر اندرونی بیرونی فتنوں نے سر اٹھایا۔ لیکن خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو خلافت رابعہ کی صورت میں تمکنت دین عطا ہوئی....تبلیغ کی راہیں کھلیں جو ابھی بہت دور نظر آتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدہ کو کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' خلافت رابعہ کے دور میں ایم ٹی اے کے ذریعہ یوں پورا ہوتا دیکھا کہ انسانی عقل بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اسی چینل نے آج مشرق سے لیکر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک ہر مخالف احمدیت کا منہ بند کر دیا۔ پس وہی لوگ جو خلیفہ وقت کو عضو معطل کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے ان کے گھروں کے اندر ایم ٹی اے نے اس مرد مجاہد کی آواز پہنچا دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم کا آسمانی مائدہ آج ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے پہنچ گیا۔''

دنیا کی سب سے ترقی یافتہ قوم جو گذشتہ دو ہزار سال سے مشرکانہ عقائد کی وجہ سے ایک انسان کو خدا کا درجہ دیکر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سے انکار کر رہی ہے۔ اس قوم کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پہلے ہی سے ایک خبر کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اس عاجز پر ایک رویا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں۔ آفتاب ہدایت سے منور کئے جائینگے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔''

چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

''میں نے دیکھا شہر لندن میں منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائینگے۔''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۵)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کے ذریعہ یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہیں۔ جو ہم ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی رہے ہیں اور سُن بھی رہے ہیں۔ دنیا میں بسنے والے کروڑوں احمدیوں نے ہی نہیں بلکہ غیروں نے بھی اپنی آنکھوں سے اس نظارے کو دیکھا جس میں حال ہی میں مئی ۲۰۰۸ء میں خلافت جوبلی کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت اور اس کی پُر امن تعلیم انگریزی زبان میں غیر قوموں کے نمائندوں کے سامنے بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو پورا کیا۔

''خدا کا ایک ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ متحد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔'' (اشتہار ۱۴/جنوری ۱۸۹۷ء)

آسماں پر دعوت حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ۳ چینل بڑی کامیابی کے ساتھ قرآن مجید احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکناف عالم تک پہنچا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دینی، علمی، روحانی پروگراموں کے علاوہ خلیفہ وقت کی شب روز کی مصروفیات اور آپ کے پیغامات، ارشادات بچوں سے ملاقاتیں خاص طور پر خطبہ جمعہ براہ راست نشر ہوتا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا کے احمدی مستفید ہو رہے ہیں۔

سال ۱۹۹۹ء میں اللہ کے بیشمار فضلوں کے ساتھ MTA کی ڈیجیٹل نشریات کا آغاز ہوا۔ یہ ایک انقلابی کارنامہ تھا۔ اس سے پہلے ایک بڑا ڈِش انٹینا ۱۲ فٹ کا لگانا پڑتا تھا۔ پھر باوجود ایک بڑا ڈِش ہونے کے تصویر صاف نظر نہیں آتی تھی۔ پھر اس کے لئے ایک بڑی جگہ درکار ہوتی تھی۔ جو ہر جگہ لگنا ناممکن تھا۔

اب ڈیجیٹل کے لئے 3/4 فٹ کا انٹینا استعمال میں لاکر ایم ٹی اے ہر گھر کی زینت بنا اور صحف سابقہ کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوگئیں۔ جن کے مطابق ایک منادی نے دین محمد کی منادی کرنا تھی اور MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں بیک وقت اس منادی کو سُنا اور دیکھا گیا۔

۲۷/مئی ۲۰۰۸ء کو صد سالہ خلافت جوبلی کا جلسہ بیک وقت لندن ربوہ پاکستان اور قادیان میں MTA کے ذریعہ جاری رہا۔ اس روح پرور پروگرام میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو ظاہر کرتے ہوئے تینوں جگہوں کے شرکاء جلسہ کا جوش وخروش قابل دید تھا جو ایمان کی حرارت کو بڑھانے کا موجب بنتا رہا۔ ایک دوسرے کے نعروں کا جواب دیتے ہوئے ایم ٹی اے کا پروگرام گھروں میں دیکھنے والوں کے دلوں میں ایمانی جوش پیدا کر رہا تھا۔ حضور انور نے جب عہد وفائے خلافت دہرانے کے لئے حاضرین جلسہ کو کھڑا ہونے کو کہا تو جلسہ میں شامل تمام احباب ہی کیا ۱۹۳ ملکوں میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدی جو جلسہ گاہوں مسجدوں مشن ہاؤسز اور اپنے گھروں میں MTA پر حضور انور کا خطاب دیکھ اور سُن رہے تھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ساری دنیا کے کروڑوں احمدی سمٹ کر حضور کی آواز پر کھڑے ہوگئے۔

خاکسار اپنے گھر میں افراد خانہ کے ساتھ MTA پروگرام دیکھ رہا تھا۔ جوں ہی حضور انور کا یہ حکم کانوں میں پڑا تو سب مرد عورتیں بچے بوڑھے یکدم کھڑے ہوئے۔ میں حیران تھا کہ یہ کونسی طاقت ہے کہ چار سال کی عمر کے بچے بھی کھڑے ہوگئے۔ کونسی کشش ہے جو حضور کی طرف سب کو کھینچ رہی ہے۔ یہ کونسا جذبہ اطاعت فرمانبرداری ہے۔ یہ پیار محبت وفا عقیدت کی جیتی جاگتی تصویر ہے جس کی نظیر آج دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی۔ یہ نظارہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ خلافت یعنی قدرت ثانیہ کی نعمت کا ثمرہ ہے جو ہمارے دلوں کے اندر سرایت کر گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان صادق آتا ہے کہ:

''وہ جماعت جو انگلی کے اشارے پر بیٹھ جائے اور ایک انگلی کے اشارے پر کھڑی ہو دنیا کی کوئی طاقت اسے تباہ نہیں کر سکتی۔''

خلیفہ وقت کے ساتھ دنیا بھر کے جماعت احمدیہ کے ربط کا سب سے بڑا وسیلہ MTA ہے جس سے خلیفہ وقت گویا ہر گھر میں ہر مجلس میں رونق افروز ہوتے ہیں۔ خطبات ارشادات ہر گھر میں سُنے اور دیکھے جاتے ہیں۔ مرد عورتیں بچے بوڑھے اپنے پیارے امام کے ساتھ جڑے رہتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی بابرکت آواز، دل کو چھونے والا پُر وقار نورانی چہرہ ان کی آنکھوں میں سمایا رہتا ہے۔ اپنے آقا کے ساتھ پیار محبت عقیدت اور آپ کی دعاؤں میں شمولیت جیسا بیش بہا سرمایہ ہمیں MTA کے ذریعہ حاصل ہو رہا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

''اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک بڑا انعام مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ بھی ہے اس میں خدمت کرنے والے اکثر رضا کاران ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں MTA کو روحانی خزائن اور خلافت کی برکات پہنچانے کا ایک بڑا ذریعہ بنایا ہے۔ یہ اپنوں کے لئے تربیت اور غیروں کے لئے تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔''

(خطبہ جمعہ ۳۰/مئی ۲۰۰۸ء)

MTA پر جاری پروگرام ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے شمع راہ ہیں۔ جو انشاء اللہ آئندہ دوسری صد سالہ خلافت جوبلی مناتے وقت پہلی صدی کے لوگوں کو شامل کرتے ہوئے اس روحانی پروگرام میں شامل ہونگی۔ خدا کرے خلافت احمدیہ کی جوبلیاں قیامت تک جاری رہیں اور MTA ان پروگراموں کو کوریج دیتا رہے اور اسلام احمدیت کا زندگی بخش پیغام الٰہی وعدوں کے مطابق زمین کے کناروں تک نئے نئے رنگ میں پہنچتا رہے۔

MTA جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس Up Link کی تنصیب کے ساتھ شمالی امریکہ کے عرب بھائیوں کے لئے ویسٹ کوسٹ کے ناظرین کے لئے ایم ٹی اے الاولیٰ ۳ کے اجراء کے ساتھ امریکہ، کینیڈا کے ناظرین اور مشرق اوسط کے ناظرین کے لئے MTA العربیہ الثالثہ کی سروس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اردو، عربی، انگریزی، بنگلہ اور فرنچ زبانوں میں ترقی کی نئی منازل طے کر رہا ہے۔

اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی آسمانی مہم میں MTA مؤثر اور مقبول کردار ادا کرتے ہوئے پوری شان سے ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہمارے پیارے MTA کے موجد پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔

دنیائے احمدیت ہمیشہ آپ کی احسان منداور ممنون رہے گی۔ آپ نے عالمگیر روابط کے لئے سب ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اکناف عالم میں پھیلی ہوئی جماعت کے ساتھ MTA کے ذریعہ وسیع روابط استوار فرما دیئے جو واقعی بے مثل اور بے نظیر ہیں۔ ان روابط کے ذریعہ احمدیوں کا خلیفۃ المسیح کے ساتھ جو قرب نصیب ہوا وہ ایک فقید المثال تجربہ ہے۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اس آسمانی آواز کو قیامت تک خلافت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا نور پھیلانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

دیں کی نصرت کے لئے اِک آسمان پر شور ہے
اَب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

☆☆☆☆

ملکی رپورٹیں

صوبائی اجتماع وقف نو صوبہ اڑیسہ

واقفین نو اڑیسہ کا صوبائی اجتماع مورخہ ۱۱ر ستمبر کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ کیرنگ کے ہال میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا مظفر احمد صاحب فضل مرکزی نمائندہ، عزیزم شہنواز شمیم واقف نو کی تلاوت اور کہکشاں انجم واقف نو کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اجلاس میں محترم مولانا سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ نے تحریک وقف نو کی عظمت اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی اور صدر اجلاس نے واقفین نو کو ان کی ذمہ داریوں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے تیار ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ مورخہ ۱۲ر اکتوبر کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ صبح ساڑھے نو بجے بوستان وقف نو کے تحت سات سال تا ۱۲ سال کے عمر کے واقفات و واقفین نو کا مقابلہ تلاوت قرآن کریم، مقابلہ نظم وحدیث وتقریر ہوا۔ بعد نماز ظہر وعصر ۱۲ سال سے زائد عمر کے واقفین و واقفات نو گلشن وقف نو کے علمی مقابلے ہوئے۔ تمام بچوں نے نہایت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم صوبائی امیر صاحب اڑیسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم طاہر محمود واقف نو نے کی اور نظم عزیزہ مبارکہ رحمت واقفہ نو نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر منظور حسین صاحب صدر کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو اڑیسہ نے تقریر کی۔ مکرم مولانا مظفر احمد صاحب فضل نمائندہ مرکزی نے شکریہ ادا کیا۔ محترم صوبائی امیر صاحب نے اپنے خطاب میں وقف نو کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ دُعا کے بعد اجتماع کا اختتام ہوا۔ (عبدالودود خان زونل سیکرٹری وقف نو اڑیسہ)

مجلس انصار اللہ کیرالہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۲ر اکتوبر کو پینگاڑی میں مجلس انصار اللہ کیرالہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے بحیثیت نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ شرکت کی۔ صبح نماز تہجد اور خصوصی درس ہوا۔ ٹھیک دس بجے اجتماع کا آغاز مکرم ناظم صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اس سے قبل خاکسار نے پرچم کشائی کی مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم ناظم صاحب مجلس انصار اللہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ مکرم عبدالرحیم صاحب آف ایرنا کلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔ اور مکرم کے پی مسعود احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ پینگاڑی نے استقبالیہ تقریر کی۔

مختصر صدارتی تقریر کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی جس میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے حوالہ سے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم حمید اللہ صاحب افغانی ناظم انصار اللہ یوپی، مکرم ایم ایچ محمد صاحب زونل امیر کالیکٹ، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ انچارج کیرالہ، مکرم ٹی کے محمود صاحب قاضی ملاپورم زون نے مختصر تقریریں کیں۔ بعدہٗ زونل امراء کی ایک میٹنگ ہوئی۔ دوسری نشست میں مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے اس کے بعد تقسیم انعامات ہوئی۔ اجتماعی دُعا کے بعد یہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

اعلانات نکاح

☆......مکرمہ قریشی آفرین نکہت صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد منیر الدین صاحب ساکن گلبرگہ (کرناٹک) کا نکاح مکرم نعیم احمد صاحب انصاری ابن مکرم خواجہ سعید احمد صاحب انصاری ساکن حیدرآباد (آندھرا) کے ساتھ مبلغ اکاون ہزار روپئے حق مہر پر مورخہ ۱۸ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھا۔ (اعانت بدر ۲۰۰ روپئے) (بشارت احمد حیدر قادیان)

☆......خاکسار کے بیٹے عزیز داؤد احمد کا نکاح عزیزہ مہ پارہ سطوت بنت مکرم محمد حمید اللہ صاحب مرحوم ساکن کاچیگوڑہ حیدرآباد کے ساتھ مبلغ ۴۱۰۰۰ روپئے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (محمد ابراہیم خان قادیان)

☆......سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے بیٹے نوید احمد فضل (شاہد) کا نکاح عزیزہ راحیلہ صدف بنت مکرم سید منصور احمد صاحب عامل قادیان کے ساتھ مبلغ ۳۵۰۰۰ روپئے حق مہر پر مورخہ ۴ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو مسجد بیت الہادی دہلی میں بعد نماز ظہر پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (مظفر احمد فضل قادیان)

اللہ تعالیٰ جملہ رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ (آمین)

ولادت

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم شیخ فاروق انیس صاحب آف دھواں ساہی (اڑیسہ) کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۳ر نومبر ۲۰۰۸ء پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ جس کا نام شیخ مسنون رشید تجویز کیا گیا ہے۔ زچہ بچہ کی صحت وسلامتی اور نومولود کے نیک صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور)

ملکی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت ۰۹-۲۰۰۸ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال رواں کے لئے درج ذیل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے۔

عہدہ	نام عہدیدار	موبائل نمبر
نائب صدر	مکرم ایم ابوبکر صاحب	9464069030
نائب صدر	مکرم عطاء الٰہی احسن صاحب غوری	9815045959
معتمد	مکرم پرویز احمد صاحب ملک	9780346086
مہتمم مال	مکرم حبیب احمد صاحب طارق	9872797394
مہتمم اطفال	مکرم ڈاکٹر جاوید احمد صاحب لون	9872033090
مہتمم تجنید	مکرم ہدایت اللہ صاحب منڈاشی	9915266940
مہتمم اشاعت	مکرم عطاء المجیب صاحب لون	9815016879
مہتمم عمومی	مکرم کے طارق احمد صاحب	9988757988
مہتمم تبلیغ	مکرم شیخ مجاہد صاحب شاستری	9915379255
مہتمم تعلیم	مکرم رفیق احمد صاحب بیگ	9878047444
مہتمم خدمت خلق	مکرم عبدالمحسن صاحب	9779040313
مہتمم تحریک جدید	مکرم چوہدری ناصر محمود صاحب	9872121768
مہتمم وقار عمل	مکرم شیخ فرید صاحب	9872954093
مہتمم صنعت وتجارت	مکرم سید اعجاز احمد صاحب	9463226023
مہتمم تربیت	مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب	9872389575
مہتمم تربیت نومبائعین	مکرم سید عزیز احمد صاحب	9815856260
مہتمم صحت جسمانی	مکرم مصباح الدین صاحب نیر	9872713788
مہتمم مقامی	مکرم محمد نورالدین صاحب ناصر	9872157371
مہتمم امور طلباء	مکرم تسنیم احمد صاحب بٹ	9888417680
محاسب	مکرم عطاء اللہ صاحب نصرت	9988758027
معاون صدر	مکرم مامون رشید صاحب تبریز	9888646495
معاون صدر	مکرم لقمان قادر بھٹی صاحب	9888734403
ایڈیشنل معتمد	مکرم رفیق احمد صاحب بیگ	9878047444
ایڈیشنل مہتمم اشاعت	مکرم طاہر احمد صاحب بیگ	9915223313
ایڈیشنل مہتمم عمومی	مکرم نوید احمد صاحب فضل	9815857945
ایڈیشنل مہتمم تعلیم	مکرم اظہر احمد صاحب خادم	9872725895
ایڈیشنل مہتمم تبلیغ	مکرم قمر الحق خان صاحب	9417219858
ایڈیشنل مہتمم صحت جسمانی	مکرم شیخ ناصر وحید صاحب	9815362202
ایڈیشنل مہتمم مقامی	مکرم حافظ محمد اکبر صاحب	9417586778
ایڈیشنل مہتمم اطفال	مکرم عاشق حسین صاحب گنائی	9876769385
ایڈیشنل مہتمم خدمت خلق	مکرم طیب احمد صاحب خادم	9915179794

(محمد اسماعیل طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

درخواست دُعا

(۱) مکرمہ حسینہ بیگم زوجہ مکرم نثار احمد صاحب بانڈے مرحوم احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتی ہیں کہ بچوں کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی اور دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے نیز اپنے خاوند مکرم نثار احمد صاحب بانڈے مرحوم کی مغفرت وبلندیٔ درجات کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) اعجاز احمد گنائی معلم سلسلہ جالندھر)

(۲) مندرجہ ذیل احباب جماعت مذکورہ اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنے اور اپنے اہل وعیال کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، دینی ودنیاوی ترقیات کے خصوصی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مکرم محمد امین صاحب لکھنؤ ۵۰ روپئے، مکرم ضیاء الہدیٰ صاحب ۱۰۰ روپئے، محمد سلطان قمر صاحب ۱۰۰ روپئے، شمس الہدیٰ صاحب ۵۰ روپئے، فیروز احمد صاحب ۵۰ روپئے، مشتاق احمد صاحب بہوہ ۱۰۰ روپئے،

محمد انور صاحب ۵۰ روپئے، اسلام الدین صاحب ۵۰ روپئے، صابر احمد صاحب ۵۰ روپئے، قمر الدین صاحب ۱۰۰ روپئے، ممتاز احمد صاحب ۱۰۰ روپئے، جبریل احمد صاحب ۵۰ روپئے، انصار الحق صاحب لکھنؤ ۱۰۰ روپئے، والد انصار الحق صاحب ۱۰۰ روپئے، ظفر الحق صاحب ۵۰ روپئے، علیم احمد صاحب بنارس ۵۰ روپئے، مجیب احمد خان صاحب ۵۰ روپئے، مجیب الرحمٰن صاحب بنگالی ۵۰ روپئے، شرف الدین صاحب ۵۰ روپئے، منصور الحق صاحب ۵۰ روپئے، اظہار الحق ۵۰ روپئے، عصمت علی صاحب ۱۰۰ روپئے، عبدالرحیم صاحب ۱۰۰ روپئے، نصیر الحق صاحب ۱۰۰ روپئے، جمیل احمد صاحب ۵۰ روپئے، فیض احمد صاحب موسٰی بنی ۱۰۰ روپئے، شیخ حیدر علی صاحب ۵۰ روپئے، شوکت خان صاحب ۵۰ روپئے، علاؤالدین خان صاحب ۵۰ روپئے، شیخ عمر احمد صاحب ۱۰۰ روپئے، شیخ احسان صاحب ۱۰۰ روپئے، عالم احمد صاحب ۵۰ روپئے، بشارت احمد صاحب ۵۰ روپئے، امجد علی صاحب سملیہ ۵۰ روپئے، آفاق احمد بھاگلپور ۵۰ روپئے، تمیز الدین صاحب ۵۰ روپئے، ہارون رشید صاحب ۱۰۰ روپئے، عبدالحق صاحب بھاگلپور ۵۰ روپئے تحسین فرزانہ صاحبہ خانپور ملکی ۱۰۰ روپئے، نور احمد صاحب خانپور ملکی ۵۰ روپئے، خورشید احمد صاحب مونگھیر ۵۰ روپئے، سید احمد صاحب ۲۰۰ روپئے۔

(مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

ہے متقیوں کو۔ پس یہ روحانی شفاء اور ہدایت مومنین کے لئے ہے لیکن جن کے سینے گند سے بھرے ہیں وہ اپنے بغضوں اور کینوں کی وجہ سے قرآن مجید سے فیض پا ہی نہیں سکتے۔ اس زمانہ میں قرآن مجید کے اسرار و معارف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائے ہیں اور یہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کے ذریعے سے ہو رہا ہے جس کو ماننے سے مومنوں کو شفاء نصیب ہو رہی ہے اور وہ رحمتوں کے وارث بن رہے ہیں۔ پس میں ہمدردی کے جذبے سے تمام سعید فطرت مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کا فیض شفاء اور رحمت اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے جڑنے میں وابستہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید سے اسے ماننے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ یونس: ۵۸) یعنی اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت کی بات آچکی ہے۔ اسی طرح جو ہمارے سینہ میں ہے اس کی شفا بھی اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی۔

اس آیت میں فرمایا کہ وہ خدا جو تمام کائنات کا رب ہے زمین و آسمان میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کی ربوبیت سے باہر ہو۔ اس کلام کو معمولی نہ سمجھو۔ اور نہ ہی اس رسول کو معمولی سمجھو جس پر یہ کلام اترا وہ رسول تمہارے سینوں کو کھولتا ہے اور ہدایت اور شفاء کا سامان عطا کرتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کتاب اتار کر اللہ تعالیٰ نے کل انسانیت پر احسان کیا ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس حسین نصیحت کو حکمت کے ساتھ پہنچاؤ۔ پیار اور ہمدردی کے جذبات سے لبریز ہو کر یہ تعلیم اوروں تک پہنچاؤ۔

ہمیں مسلمانوں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ ان کو بھی عقل دے ان کے سینوں کو کھولے وہ بھی زمانہ کے امام کو سمجھیں۔ آج کل جو مسلمانوں کا حال ہے وہ ہر سچے اور دردمند مسلمان کو خون کے آنسو رلاتا ہے کہ وہ لوگ جو دنیا کو شفا دینے والے تھے ہر طرح کی مصیبت میں گرفتار ہیں۔ اللہ ان کو عقل دے کہ وہ اس روحانی امام کو قبول کر کے اپنی بیماریوں سے شفاء پائیں۔

☆☆☆☆☆

برکات الدعا (ہندی)

جملہ اراکین و عہدیداران مجالس انصار اللہ و احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ بھارت کے زیر اہتمام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف برکات الدعا کا ہندی ترجمہ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس کی قیمت ۱۰ روپئے ہے۔ احباب جماعت حسب ضرورت دفتر انصار اللہ بھارت سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ زعماء کرام اپنی اپنی مجالس کے اراکین کے لئے آرڈر بھجوا دیں۔ جملہ سرکل انچارج صاحبان سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ اس کتاب کو گھر گھر پہنچانے میں تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

حالات حاضرہ: ملکی اخبارات سے............

ممبئی سانحہ کا المیہ
ہندوستان-پاکستان کے کشیدہ حالات

ممبئی میں ملک کے سب سے بڑے دہشت گردانہ حملہ کی شروعات مورخہ ۲۶ر نومبر کی شام ۹ بج کر بیس منٹ پر ہوئی تھی اور گیٹ وے آف انڈیا کے قریب کولابہ کے لیو پول کیفے، ٹی وی اسٹیشن، ولے پارک، کاما اسپتال، جی ٹی اسپتال، اوبرائے ہوٹل، بی ایم سی آفس، نریمن ہاؤس اور تاج محل ہوٹل جیسے مقامات پر اندھا دھند فائرنگ کے نتیجہ میں تقریباً ۲۲ غیر ملکی باشندوں سمیت ۲۰۰ افراد ہلاک جبکہ ۱۵۰۰ افراد زخمی ہو گئے تھے۔ اس حملہ سے دنیا سکتہ میں پڑ گئی۔ دفاعی کاروائی میں (جو تقریباً ۶۰ گھنٹے تک جاری رہی) اس میں ۱۰ جوان اور افسران شہید بھی ہو گئے جن کی جانبازی اور دلیری کے سبب سینکڑوں لوگوں کی جانیں بچ گئیں۔

تحقیقات کے مطابق دہشت گرد سمندری راستے سے ہوتے ہوئے یہاں پہنچے تھے رپورٹ کے مطابق ۱۲-۱۰ دہشت گردوں نے یہ سفاکانہ کام سرانجام دیا جو نئی تکنیک نے جدید ہتھیاروں سے لیس تھے۔ پولیس، کمانڈوز کی کافی مشقت کے بعد ایک دہشت گرد اجمل عامر قصاب نامی کو زندہ پکڑنے میں کامیاب ہوئی۔

حکومت ہند کے مطابق دہشت گردوں کی پہچان پاکستانی شہریوں کے طور پر ہوئی ہے جنہوں نے دہشت گرد تنظیموں کے اشارہ پر اس سفاکانہ کاروائی کو سرانجام دیا۔ حکومت ہند انہی دہشت گرد تنظیموں اور ان کے سربراہوں کے خلاف سخت کاروائی کی مانگ کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں پورے ہندو پاک میں گذشتہ ایک مہینے سے حالات دن بدن کشیدہ ہوتے جا رہے ہیں اور فی الحال اس مسئلہ کا کوئی مثبت حل نکلتا نظر نہیں آرہا۔ پہلے تو موجودہ حکومت کے دباؤ میں آکر وزیر داخلہ جناب شوراج پاٹل کو مستعفی ہونا پڑا۔ بات یہیں ختم نہیں ہوئی۔ صوبہ مہاراشٹر کے وزیر داخلہ اور اس کے بعد وزیر اعلیٰ جناب ولاس راؤ دیشمکھ کو بھی استعفٰی دینا پڑا۔ اس کے بعد حکومت نے معافی مانگتے ہوئے عوام کو یقین دلایا کہ مجرموں کو سزا دلائے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا۔ چنانچہ ہندوستان کی حکومت نے دنیا کے تمام ملکوں کے ذریعہ پاکستان پر دباؤ بنایا تا کہ وہ اس سلسلہ میں کاروائی کر کے دہشت گردوں کی تنظیم کو سزا دلانے میں حکومت ہند کا ساتھ دے چنانچہ حکومت پاکستان نے جماعت الدعوٰی کے دفاتر کو سیل کر دیا اور سینکڑوں گرفتاریاں ہوئیں۔ اسی سلسلہ میں امریکہ کی وزیر داخلہ کو کولینڈ لا رائس نے باہمی مفاہمت کے لئے ہندو پاک کا دورہ بھی کیا اور امریکہ نے یقین دلایا کہ وہ دہشت گردی کے خلاف ہر ممکنہ تعاون دینے کے لئے تیار ہیں۔ اسی سلسلہ میں بھارت کے وزیر خارجہ نے چین کا بھی دورہ کیا اور سعودی عرب کے اعلیٰ حکام سے بھی ملے دوسری طرف مشترکہ پارلیمانی اجلاس کر کے حکومت ہند نے دہشت گردی کے خلاف متحد و متفق ہونے کا ثبوت دیا۔

پاکستان کی حکومت بار بار اس بات کا دعوٰی تو کر رہی ہے کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف کاروائی کر رہی ہے مگر ہندوستان فوری اور سخت کاروائی کی مانگ کر رہا ہے۔ بھارت کچھ افراد کی لسٹ بھی حکومت پاکستان کو سونپ چکا ہے کہ وہ ان کو حکومت ہند کے سپرد کریں مگر گزشتہ ہفتہ سے بیان بازی کی جنگ اس قدر بڑھ گئی ہے کہ پاکستان نے بجائے کاروائی کرنے کے مشترکہ تفتیش کی اپیل کی اور دفاعی حربہ استعمال کرتے ہوئے اپنی تمام افواج افغانستان سرحد سے ہٹا کر ہندوستان کی سرحد پر لگا دی ہیں۔ اور افواج کے اعلیٰ افسران سے میٹنگز ہوئیں اور تمام فوج کی چھٹیاں غیر معینہ مدت تک کے لئے ردّ کر دی گئی ہیں۔ جبکہ بھارت ہمیشہ سے یہی بات سامنے رکھ رہا ہے کہ وہ جنگ نہیں چاہتا بلکہ اس مسئلہ کا حل امن پسند طریقہ سے دہشت گردوں کے خلاف فوری کاروائی کے رنگ میں چاہتا ہے جس سے حکومت پاکستان عملی رنگ میں منحرف نظر آرہی ہے۔ اب تک اطلاعات کے مطابق ہندوستان کی حکومت نے پاکستان پر خارجی دباؤ بنایا ہوا ہے مگر پاکستان تا حال کوئی مثبت اقدام کرتا نظر نہیں آرہا اور ہندوستان نے صاف کیا ہے کہ اگر پاکستان اس سلسلہ میں کوئی غیر ذمہ دارانہ اقدام کرتا ہے تو ہندوستان اس کے لئے بالکل تیار ہے اور اس کا منہ توڑ جواب دے گا۔

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

آپ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو مان لیا تو ان عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے بنیں جو اللہ تعالیٰ نے بتائے، جس کی آنحضرتؐ نے اپنی اُمّت کو تعلیم دی اور جس کی حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہم سے توقع رکھی۔

''مسجد انوار'' کے نام کی لاج رکھنا بھی آپ کا فرض ہے۔ اپنے دلوں کو بھی نور سے بھریں اور اپنے ماحول میں بھی اس روشنی کو پھیلائیں جو اسلام کی حقیقی روشنی ہے۔

(Rosgaue شہر میں ''مسجد انوار'' کی افتتاحی تقریب میں حضور انور کا خطاب)

فیملی ملاقاتیں، سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور آپ کی محبتوں اور دعاؤں سے براہ راست فیضیاب ہوئے۔

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

18/اگست 2008ء بروز سوموار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات عطا فرماویں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی فرینکفرٹ Ditzenbach ،Friedberg،Offenbach، Langen ،Hoch-Taunus،Dieburg، Rodgau، ،Grop-Gerou ،Hoch-Taunus،Mnan-Taunu ، Mahiz-Wiesbaden اور Kolon کی جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور اٹلی (Italy) سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ 64 خاندانوں کے 192 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ جرمنی کی جماعت Kolon سے آنے والی فیملیز دوصد کلومیٹر سے زائد کا سفر اور اٹلی سے آنے والی فیملیز آٹھ صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ پیارے آقا کے چہرہ مبارک کے دیدار کے جو چند لمحات ان کو نصیب ہو رہے تھے۔ یہ لوگ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے اور ان لمحات کو ہمیشہ کے لئے اپنے کیمروں میں محفوظ کر رہے تھے اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر کر رخصت ہو رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر فیملی سے گفتگو فرماتے، حال دریافت فرماتے اور بعضوں سے ان کا تعارف حاصل کرتے۔ مرد و خواتین اپنے مسائل اور مشکلات بیان کرتے اور دعا کی درخواست کرتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکول اور کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعض بچوں اور ان کی ماؤں نے حضور سے اپنی عقیدت و محبت اور عشق اور پیار کی وجہ سے چاکلیٹ کے Covers بھی اپنے گھروں میں البموں میں سجا کر رکھے ہوئے ہیں اور بچے جب بھی ان کو دیکھتے ہیں تو حضور انور کو یاد کرتے ہیں کہ یہ حضور نے ہمیں فلاں موقع پر دی تھی۔

غرض ہر کس و ناکس چھوٹا بڑا، مرد، عورت، بوڑھا، جوان اس در سے خوشی و مسرت اور اطمینان قلب اور تسکین دل لئے ہوئے رخصت ہو رہا تھا۔ اللہ کرے کہ ہم سب ان مبارک گھڑیوں کی ہمیشہ ہمیش کے لئے حفاظت کرنے والے ہوں۔ یہ ہر خاندان اور فیملی کے لئے ایسے انمول اور تاریخی لمحات ہیں جو جماعت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر بار بار نہیں آتے۔ اب جبکہ جماعت 193 ممالک میں پھیل چکی ہے اور کروڑوں میں داخل ہو چکی ہے وہ لوگ اور خاندان انتہائی خوش قسمت اور خوش نصیب ہیں جن کو سالوں کے انتظار کے بعد بھی قرب اور دیدار کی یہ چند گھڑیاں نصیب ہو رہی ہیں۔ یہی ہماری ساری زندگی کا قیمتی سرمایہ اور بہترین لمحات ہیں جو ہماری زندگی میں آئے۔ اللہ کرے کہ ان چند گھڑیوں میں حاصل ہونے والی برکتوں سے جہاں ہم فیضیاب ہو رہے ہیں وہاں ہمارے گھر بھی ہمیشہ کے لئے ان برکتوں سے اور اللہ کے فضلوں سے بھرے رہیں۔ آمین۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری اور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز فرانکفرٹ اور ارد گرد کی جماعتوں کے علاوہ اوسنابروک اور بوبلنگن کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ ملک سویڈن سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 55 خاندانوں کے 230 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں اور بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائیں اور ان ملاقات کرنے والوں کو کبھی نہ ختم ہونے والی ڈھیروں ڈھیر دعائیں دیں۔ دعاؤں کے خزانے لئے ہوئے یہ لوگ باہر آئے۔ دنیوی خزانے تو ختم ہو جاتے ہیں اور انسان خالی ہاتھ بھی رہ جاتا ہے لیکن جو خزانہ ان ملاقات کرنے والوں نے سمیٹا وہ ایسا خزانہ ہے جس سے ان کی آئندہ نسلیں بھی حصہ پائیں گی اور یہ ہمیشہ ساتھ رہے گا۔ انشاء اللہ۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'بیت السبوح' فرانکفرٹ میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

19/اگست 2008ء بروز منگل:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر 'بیت السبوح' میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

فیملی ملاقاتیں

پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج جرمنی کی جماعتوں Frankfurt، ،Langen،Rodgau,Houi- ،Dieburg، ،Offenbach،Friedberg،Ditzenbach، Taunus کے علاوہ پاکستان، کینیڈا، امریکہ سے آنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ مجموعی طور پر 56 خاندانوں کے 207 افراد نے شرف ملاقات پایا اور ہر فیملی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور کم عمر بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

بیت السبوح سے شہر Rodgau کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر بیت السبوح سے شہر Rodgau کے لئے روانگی تھی جہاں نئی تعمیر ہونے والی مسجد، ''مسجد انوار'' کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہونا تھا۔

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Rodgau کی طرف روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس شہر کا فاصلہ 61 کلومیٹر ہے جو پینتیس منٹ میں طے ہوا۔ چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد انوار تشریف آوری ہوئی۔ لوکل امارت Rodgau کی جماعتوں کے احباب مرد و خواتین، بچے، بچیاں اور چھوٹے بڑے سبھی اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے اور حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے اترے تو صدر جماعت روڈ گاؤ اور مبلغ سلسلہ مبارک احمد تنویر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقعہ پر مقامی جماعتی عہدیداران نے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف بچے اور دوسری طرف بچیاں حضور انور کی آمد پر اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم لہراتے ہوئے دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور مسجد کے اندرونی حصہ مردانہ ہال میں تشریف لے گئے اور صدر صاحب جماعت سے دریافت فرمایا کہ اس مسجد میں کتنے نمازیوں کی گنجائش ہے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ مردانہ ہال اور مستورات کے ہال دونوں میں مجموعی طور پر 329 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد انوار'' Rodgau میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جس کے ساتھ ''مسجد انوار'' کا افتتاح عمل میں آیا۔

مسجد انوار کی افتتاحی تقریب کا انعقاد

نمازوں کی ادائیگی کے بعد افتتاحی تقریب منعقد

ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد وارث صاحب نے کی، اس کا اردو ترجمہ مکرم مبشر احمد صاحب اور جرمن ترجمہ مکرم محمد وقاص افضل صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں امیر صاحب جرمنی نے Rodgau شہر کا مختصر تعارف کروانے کے ساتھ مسجد کی تعمیر کے تعلق میں مختصر رپورٹ پیش کی۔

Rodgau میں احمدیت

Rodgau شہر بیت السبوح فرینکفرٹ سے جنوب کی طرف 61 کلومیٹر کے فاصلہ پر میونخ جانے والی ہائی وے پر واقع ہے۔ 65 کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلے ہوئے 45 ہزار کی اس آبادی کے شہر میں 52 ممالک سے تعلق رکھنے والے غیر ملکی آباد ہیں۔ اس علاقے میں انسانی آبادی کے نشانات 786ء سے ملتے ہیں۔ 1576ء تک یہاں کے لوگ مویشی پالتے تھے۔ اس کے بعد کھیتی باڑی کا رجحان ہوا۔ آج بھی یہ علاقہ زرعی کہلاتا ہے اور جرمن سبزی Spargel اگانے کے لئے مشہور ہے۔

Rodgau شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1986ء میں عمل میں آیا۔ یہ جماعت 234 ممبران پر مشتمل ہے اور جرمنی کی بڑی فعال اور مستعد جماعتوں میں سے ہے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ تین بار علم انعامی حاصل کر چکی ہے اور امسال خدام الاحمدیہ نے علم انعامی حاصل کیا ہے۔

مقامی جماعت کو یہاں اکتوبر 2006ء میں 1034 مربع میٹر رقبہ پر مشتمل پلاٹ ایک لاکھ 75 ہزار یورو میں خریدنے کی توفیق عطا ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 29 دسمبر 2006ء میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خوبصورت دو منزلہ مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ جس کا گنبد اور مینارہ مسجد کی طرف سے آنے والی سڑک کے شروع سے ہی نظر آتے ہیں۔ گنبد کا قطر پانچ میٹر ہے جبکہ مینارہ کی اونچائی 14 میٹر ہے۔ اس مسجد کا ڈیزائن ایک احمدی خاتون آرکیٹیکٹ مسز مبشرہ الیاس صاحبہ نے تیار کیا ہے۔

جماعت کا وفد جب شہر کے میئر سے مسجد کی تعمیر کی اجازت لینے گیا تو میئر نے جماعتی وفد سے پوچھا آپ کا پیغام کیا ہے۔ ہمارے مبلغ صاحب نے کہا ہمارا وہی پیغام ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ سے محبت اور اس کے بندوں سے محبت، اللہ کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی۔ یہ پیغام سن کر میئر نے کہا کہ اگر یہ پیغام ہے تو پھر مَیں آپ کو مسجد کی تعمیر کی اجازت دیتا ہوں۔ میئر نے نہ صرف مسجد کی تعمیر کی اجازت دی بلکہ اجازت کے جو مختلف مراحل تھے ان میں خود کوشش کر کے ہر ممکنہ روک دُور کی اور اللہ کے فضل سے بڑی آسانی سے یہاں مسجد کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔

اس مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر بھی بنائے گئے ہیں۔ لجنہ کا دفتر بھی ہے اور جماعتی کچن کی بھی سہولت موجود ہے۔ اس مسجد کے احاطہ میں خوبصورت لان بنایا گیا ہے جو پھولوں اور پودوں سے سجا ہوا ہے۔ پارکنگ کے لئے بھی مختلف جگہیں مخصوص کی گئی ہیں۔

امیر صاحب جرمنی کے تعارفی ایڈریس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی تعمیر میں غیر معمولی طور پر وقارِ عمل کرنے والے 12 احباب کو خوشنودی کے سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے آج آپ کو بھی یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کرے کہ اب اس تعمیر کے بعد آپ کو ہر ایک کو جو اس جماعت میں شامل ہے اس کو یہ بھی توفیق عطا فرمائے کہ اس مسجد کو آباد رکھیں۔ کیونکہ صرف مسجد کی تعمیر کرنا ہمارے لئے کافی نہیں، مساجد کی تعمیر کے بعد ایک بہت بڑی ذمہ داری جو ہر احمدی پر پڑتی ہے اور جس کو اسے سمجھنا چاہئے وہ اس کی آبادی ہے۔ اور اس کی آبادی یہ ہے کہ پانچ وقت یہاں آ کر نمازوں کی ادائیگی۔ ٹھیک ہے کہ بہت سارے لوگ کاموں کی مصروفیات کی وجہ سے ظہر و عصر کی نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔ بعض دفعہ مغرب کی نماز بھی رہ جاتی ہے۔ لیکن ایک کافی تعداد یہاں ایسی ہوگی بڑی عمر کے لوگوں کی جو کوئی کام نہیں کرتے۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو کسی بیماری کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر رہے جوان ہیں یہاں کسی کو کمر کی تکلیف ہے، کسی کو ٹانگ کی تکلیف ہے یا کوئی اور تکلیف ہے، ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ کے بعد کام کرنے کی اجازت نہیں ہوتی گھر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ جب وہ گھر ہوں تو مسجد میں آئیں اور نمازیں پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا مسجد تعمیر کی جاتی ہے عبادت کے لئے اور عبادت کا ہمیں حکم ہے دن میں پانچ مرتبہ۔ پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ اب جب آپ نے یہ مسجد تعمیر کر لی ہے تو وہ حدیث بھی آپ کے پیش نظر ہونی چاہئے کہ جس کے گھر کے پاس سے نہر گزرتی ہو اور ادھر وہ پانچ وقت اس نہر میں نہائے تو کیا میل کچیل اس کے جسم پر رہ سکتی ہے۔ پس یہ مسجد جب آپ نے تعمیر کر لی تو اپنی عبادتوں کی طرف بھی توجہ کریں۔ اس کو آباد کرنے کی طرف بھی توجہ کریں اور اپنی عبادت کے معیار بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ تبھی اس کا فائدہ ہے ورنہ ایک عمارت کھڑی کر دینا اس علاقے کے لوگوں کو یہ بتانے کے لئے کہ ہم نے مسجد تعمیر کی ہے کافی نہیں اور جب اس روح کے ساتھ آپ لوگ اپنی عبادت کی طرف توجہ کریں گے تو پھر جو اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات ہیں ان کی طرف بھی آپ کی توجہ پیدا ہوگی۔

جب ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں گے تو اس خدا کے باقی احکامات کی طرف بھی توجہ کرنے والے ہوں گے۔ اس زمانے میں مساجد کی تعمیر کا حق حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے والوں کو صحیح طرح ہو سکتا ہے۔ یا وہ صحیح طرح ادا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے تلاوت میں سنا، نہ مشرکین کا کام ہے، نہ ایسے لوگوں کا کام ہے جو یوم آخرت پر یقین نہیں رکھتے کہ وہ مساجد تعمیر کریں۔ آخرت پر یقین رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھنے والے بھی، خوف رکھنے والے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپ جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل سمجھتے ہیں اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو مان لیا تو ان عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے بنیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائے۔ جس کی آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم دی اور جس کی حضرت اقدس مسیح موعود نے ہم سے توقع رکھی۔ جب یہ چیز پیدا کریں گے تو تبھی آپ اس روشنی کو پھیلانے والے ہوں گے جس کو لے کر اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود آئے۔

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں ''مسجد انوار'' جو آپ نے نام رکھا ہے۔ اس نام کی اب لاج رکھنا بھی آپ کا فرض ہے۔ اپنے دلوں کو بھی نور سے بھریں۔ اپنے دلوں میں وہ روشنی پیدا کریں جو ایک پکے اور سچے مومن میں ہونی چاہئے اور اپنے ماحول میں بھی اس روشنی کو پھیلائیں جو اسلام کی حقیقی روشنی ہے۔ تبھی آپ اس مسجد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے اور تبھی آپ انشاء اللہ تعالیٰ اس علاقے میں احمدیت کے پیغام کو پہنچانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے گروپس کی صورت میں مختلف نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور نظمیں سنیں۔ خواتین نے اس دوران شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور نے لجنہ کا دفتر اور کچن بھی دیکھا۔ یہاں بھی کچھ خواتین اپنے بہت چھوٹے بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کے بچوں کی چاکلیٹ ان کی ماؤں کو عطا فرمائیں۔

بیت کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگا کر مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ ریفریشمنٹ، چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ مارکی میں تشریف لے گئے اور احباب جماعت کے ساتھ چائے نوش فرمائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتی کچن کا بھی معائنہ فرمایا اور بعض امور کے بارہ میں استفسار فرمایا۔

اس کے بعد مسجد کے احاطہ میں مجلس عاملہ لوکل امارت Rodgau مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تصاویر کے بعد مسجد کے ایک حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اخروٹ کا ایک پودا لگایا۔ یہاں سے واپس روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بچوں کے پاس تشریف لائے اور ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ اس دوران بچیاں کورس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت بچیوں کے پاس بھی تشریف لائے اور انہیں تصویر بنوانے کی سعادت عطا فرمائی۔

بعدازاں چھ بجے یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے چھ بجے حضور انور بیت السبوح تشریف لائے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والوں میں جرمنی کی درج ذیل جماعتوں کی فیملیز شامل تھیں۔

Koln، Stuttgat، Mannheim، Hanau، Frankfurt، Friedburg، Ditzenbach، Langen، Rodgau، Dieburg، Taunus، Main، Houch Taunus، Grop-Gerau، Mainz-Wiesaden، Heidelberg، Kassel، Fulda اور Koblenz۔ بعض جماعتوں سے آنے والی فیملیز 100 کلومیٹر سے زائد اور بعض جماعتوں سے دو صد کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ آج 58 خاندانوں کے 249 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں اور بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے اور ہر خاندان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

بقیہ رپورٹ حضرت امیر المومنین کا دورہ ہندوستان از صفحہ اوّل

دہلی ائرپورٹ پر حضورانور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال

جہاز کے دروازہ پر حکومت ہند کی طرف سے وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسر، دہلی کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ان کے اسسٹنٹ پروٹوکول آفیسر، جائنٹ کمشنر کسٹمز، اسسٹنٹ کمشنر کسٹمز، دہلی پولیس کے سیکورٹی افسران، امیگریشن کے افسران، ائرپورٹ اتھارٹی کے نمائندگان اور برٹش ائرویز سٹاف کے دوممبران نے حضورانور کا استقبال کیا اور انڈیا آمد پر حضورانور کو خوش آمدید کہا۔

جماعت احمدیہ ہندوستان کی طرف سے مکرم صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدرانجمن احمدیہ، مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، مکرم ناظر صاحب امور عامہ محمد نسیم خان صاحب اور مکرم نائب ناظر صاحب امور عامہ نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اور مکرم صدر صاحب صدرانجمن احمدیہ نے حضورانور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضورانور کا استقبال کرنے والے تمام احباب حضورانور کو لے کر سریمونیل لاؤنج (Ceremonial Loung) میں لے کر آئے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان حضرات سے گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ چائے وغیرہ بھی پیش کی گئی۔ امیگریشن کی کارروائی سریمونیل لاؤنج میں ہی مکمل ہوگئی۔ دو افسران خاص اس غرض کے لئے VIP لاؤنج میں آئے اور کارروائی مکمل کی۔ لاؤنج میں درج ذیل جماعتی نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید، برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر و اشاعت، منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان، صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت، صدر صاحب انصاراللہ بھارت، قائم مقام افسر صاحب جلسہ سالانہ قادیان اور خلیل احمدی صاحب مع اہلیہ نمائندہ صدرانجمن احمدیہ۔

اسی طرح جماعت سے عقیدت رکھنے والے بہت سے غیر مسلم احباب نے بھی حضورانور کو خوش آمدید کہا۔

سریمونیل لاؤنج میں قیام کے دوران نماز فجر کا وقت ہو چکا تھا۔ صبح چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لاؤنج میں ہی نماز فجر پڑھائی۔

سامان کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ سوا چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سریمونیل لاؤنج سے پولیس افسران کی سیکورٹی میں ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ ائرپورٹ کے باہر جماعت احمدیہ دہلی کے ممبران مرد و خواتین نے حضورانور کو خوش آمدید کہا اور مرد احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ائرپورٹ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ پولیس کے Escort میں ''احمدیہ مسجد بیت الہادی دہلی'' کے لئے روانہ ہوا۔

مسجد احمدیہ دہلی میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

سات بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدیہ مسجد دہلی تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت دہلی مرد و خواتین، بچوں، بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش اور والہانہ استقبال کیا۔ احباب نے پُرشوکت انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے اور بچیوں نے استقبالیہ گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

مسجد بیت الہادی اور دہلی مشن ہاؤس کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اور بیرونی گیٹ پر محرابی دروازہ بنایا گیا تھا جس پر ایک طرف" اھلًا و سھلًا و مرحبا "اور دوسری طرف "اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر "کے الفاظ درج تھے۔ مسجد بیت الہادی اور یہ ساری عمارت بجلی کے رنگ برنگے قمقموں اور روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ دہلی کا مشن ہاؤس

جماعت احمدیہ دہلی کا یہ مشن ہاؤس دومنزل پر مشتمل ہے۔ اوپر کی منزل میں رہائشی حصہ اور گیسٹ ہاؤس ہے اور نچلی منزل میں دفاتر اور لائبریری ہے۔ یہ مشن ہاؤس مسجد بیت الہادی کے ساتھ ملحق ہے۔ مسجد بیت الہادی دومنزلہ ہے۔ مسجد کا نچلا ہال مردوں کے لئے مخصوص ہے جبکہ اوپر والا ہال خواتین کے لئے ہے۔ یہ مسجد اپنے خوبصورت میناروں کے ساتھ ہر گزرنے والے کو کچھ فاصلہ سے نظر آنی شروع ہو جاتی ہے۔

جماعت دہلی کی یہ خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس دہلی کے علاقہ ''تغلق آباد'' میں واقع ہے۔ یہ علاقہ مغلیہ حکمران غیاث الدین تغلق کے نام سے موسوم ہے۔ اسی علاقہ میں غیاث الدین کا مزار اور مقبرہ اور قلعہ بھی ہے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج دہلی مکرم سید کلیم الدین صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ سب احباب دہلی کے ہیں یا باہر سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ حضورانور کو بتایا گیا کہ دہلی کے ہیں اور بعض دوسری جماعتوں سے بھی آئے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیمیلز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں جماعت احمدیہ دہلی کے علاوہ کانپور، ہتھلانا (ہریانہ)، بانڈی پورہ، چک ایمرچھ (جموں کشمیر)، کیرنگ، بھونشور، سورو، ہوشیار پور (پنجاب)، اور بھاگلپور (بہار) سے آنے والے چالیس خاندانوں کے 220 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تیس سنگل افراد نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ اسی طرح لاہور (پاکستان) اور بنگلہ دیش سے آنے والے بعض احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

سد بھاؤنا کمیٹی ہوشیار پور کے صدر انوراگ سود صاحب نے اپنے وفد کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور کے گزشتہ دورہ ہوشیار پور کے دوران موصوف نے ایک تقریب کا اہتمام کیا تھا جس میں حضور انور نے شرکت فرمائی اور خطاب فرمایا تھا۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد سات بج کر چالیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24/نومبر 2008ء بروز سوموار:

صبح چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر قادیان پر روانگی سے ایک روز قبل خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''ہندوستان ایک بڑا وسیع ملک ہے اور غریب لوگ ہیں اس لئے نہیں آسکتے۔ تو بعض دوسرے شہروں میں بھی جانے کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جگہوں کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور میرا یہ دورہ بے شمار برکات کا حامل ہو اور ان کو سمیٹنے والا ہو''۔

چنانچہ آج اس پروگرام کے مطابق ساؤتھ انڈیا کے مختلف علاقوں کی جماعتوں کے دورہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ آج صوبہ تامل ناڈو کے شہر چنائی (Chennai) اور پھر وہاں سے کیرالہ سٹیٹ کے شہر کالیکٹ کے لئے روانگی تھی۔

چنائی کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق صبح آٹھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دہلی ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ دہلی ائرپورٹ پہنچے اور وی آئی پی لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

VIP لاؤنج میں درج ذیل سرکردہ حکام نے اپنے سفر پر جاتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

(1) منسٹر آف سٹیٹ فار ہوم افیئرز حکومت ہند Shri Prakash Jaiswal۔ موصوف نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضورانور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ دہشت گردی اور بدامنی کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا کہ دہشتگرد کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ انسانیت کو تحفظ ملنا چاہئے۔ جب انسان کا تحفظ خطرہ میں پڑ جاتا ہے تو پھر اس کا ردّعمل ظاہر ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ ردّعمل بھی غلط طرف کا ہوتا ہے۔ وزیر موصوف 2004ء سے حکومت میں اسی عہدہ پر فائز ہیں۔ 2005ء میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قادیان آمد کے موقع پر غیر ملکی احباب کو ویزے دلوانے کے سلسلہ میں انہوں نے بھرپور مدد کی تھی۔

(2) وزارت داخلہ کے ایک افسر S.K.Negi صاحب نے بھی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔

(3) ''سماج وادی پارٹی'' کے معروف لیڈر Mr.Amar Singh (جو نیشنل اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں) نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ ان لیڈروں نے حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

ائرپورٹ لاؤنج پر VVIP سٹیٹس کے لحاظ سے کلیئرنس دی گئی۔ وی آئی پی لاؤنج سے ایک سپیشل گاڑی کے ذریعہ گورنمنٹ کے پروٹوکول آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کی سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے اور حضورانور کو جہاز پر سوار کروا کر رخصت ہوئے۔

چنائی میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

Jet Airways کی پرواز 9w 829 ساڑھے گیارہ بجے دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ سے صوبہ تامل ناڈو کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Chennai کے لئے روانہ ہوئی۔ اور قریباً پونے تین گھنٹے کے سفر کے بعد جہاز Chennai کے ائرپورٹ پر اترا اور خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار ہندوستان کے صوبہ تامل ناڈو کی سرزمین پر پڑے جو قادیان سے تین ہزار کلومیٹر دور ہے۔

جہاز کے دروازہ پر ائرپورٹ کی ڈپٹی مینجر، کسٹم آفیسر انچارج، جیٹ ایرلائن کے پروٹوکول آفیسر اور پولیس آفیسرز نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ ائرپورٹ کے لاؤنج میں مجلس عاملہ جماعت 'چنائی' کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

مقامی جماعت نے حضور انور کے قیام کا انتظام Trident ہوٹل میں کیا تھا۔ ائرپورٹ سے پولیس کے ایسکورٹ میں قافلہ ہوٹل ٹرائیڈنٹ کے لئے روانہ ہوا۔ تین بجے ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ ہوٹل کا سینئر سٹاف پہلے سے ہی حضور انور کی آمد کا منتظر تھا۔ سٹاف نے حضورانور کو خوش آمدید کہا۔

چنائی جماعت کی لجنہ اماء اللہ سے ملاقات اور حضورانور ایدہ اللہ کا خطاب

جماعت احمدیہ چنائی (Chennai) کی لجنہ اور ناصرات ہوٹل کے ایک ہال میں جمع تھیں۔ اس ہال میں حضور انور سے ملاقات کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اس ہال میں تشریف لے گئے۔ ناصرات اور لجنہ نے دعائیہ نظمیں خوش الحانی سے کورس کی صورت میں پیش کیں۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے مختصر خطاب فرمایا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کو خلافت کی برکات حاصل کرنے کے لئے نمازوں کی ادائیگی اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

حضورانور نے فرمایا کہ مائیں اپنی اولاد کے لئے نیک نمونہ بن جائیں کیونکہ آئندہ نسل کی تربیت کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے۔ حضورانور نے لجنہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اگلی دفعہ جب مَیں یہاں آؤں تو یہ جماعت بڑی ہو جانی چاہئے۔ آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زیر تعلیم بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

''مسجد ہادی'' کا افتتاح

پروگرام کے مطابق اس ہوٹل سے چار بجے چنائی شہر کے ایک حلقہ میں Saint Thomas Mount میں نئی تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد ''مسجد ہادی'' کے افتتاح کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑی قافلہ کو ایسکورٹ کر رہی تھی۔ ساڑھے چار بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد ہادی'' پہنچے تو احباب جماعت نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرجوش استقبال کیا اور نعرے بلند کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ ہندوستان کی سرزمین میں یہ پہلی ایسی مسجد ہے جس کا افتتاح حضرت امیر المومنین

خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ پھر 1947ء کے بعد ہندوستان کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی یہ پہلی ایسی مسجد ہے جس کا افتتاح خلیفۃ المسیح کے مبارک ہاتھوں سے ہوا ہے۔

آج احباب جماعت چنائی (Chennai) کے لئے خوشیوں، مسرتوں سے معمور ایک عید کا دن تھا۔ ایک بڑی تعداد نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار کسی خلیفۃ المسیح کو اپنے درمیان اتنا قریب سے دیکھا تھا۔ نمازوں میں یہ لوگ روتے تھے اور بعض سسکیاں لیتے تھے ان میں سے بہتوں کی زندگی میں یہ پہلی ایسی نماز تھی جو انہوں نے خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں پڑھی۔ ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ مسجد کے افتتاح کے لئے یہ لوگ دن رات تیاری کرتے رہے تھے۔ حضور انور کی مبارک آمد اور تیاری کے لئے انہوں نے دن رات ایک کر دئے تھے۔ مسجد کی طرف جانے والے راستے کا کافی حصّہ گڑھے پڑ جانے کی وجہ سے خراب تھا۔ ایک رات قبل خدام نے شدید بارش کے باوجود رات بھر وقار عمل کر کے سڑک کے اس حصہ کو درست کیا جہاں سے حضور انور کی گاڑی گزرنی تھی تا کہ حضور کی کار کو کوئی جھٹکا نہ لگے۔ خدام نہایت مستعدی کے ساتھ انتہائی منظّم طریق سے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے تھے۔ شہر کے تمام چوراہوں اور دیگر راستوں پر جہاں جہاں سے حضور انور کی گاڑی نے گزرنا تھا خدام اپنے مخصوص یونیفارم کے ساتھ موجود تھے۔ اور ٹریفک کنٹرول کرتے تھے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بہت سے ہندو اور غیر احمدی دوست بھی اس تقریب میں شامل ہوئے جو مسجد کے باہر کھڑے تھے۔

مسجد ہادی (چنائی) کی تعمیر

مسجد ہادی (چنائی) کی تعمیر کے لئے 1960 مربع فٹ پر مشتمل قطعہ زمین 2006ء میں خریدا گیا۔ جولائی 2007ء میں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ اس مسجد کی دو منازل ہیں۔ تیسری منزل پر مبلغ سلسلہ کے لئے رہائشی گھر ہے۔ کل تعمیر شدہ رقبہ 2212 مربع فٹ ہے۔ مسجد کے دونوں ہال 931,931 مربع فٹ پر مشتمل ہیں۔ مجموعی طور پر تین صد نمازیوں کی گنجائش ہے۔ یہ مسجد 45 لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی ہے جس میں سے چار لاکھ روپے لجنہ اماء اللہ چنائی نے نقدی اور زیورات کی شکل میں پیش کئے ہیں۔

چنائی شہر کی خصوصیات

صوبہ تامل ناڈو میں چنائی (Chennai) کا یہ شہر جس کا سابقہ نام مدراس (Madras) تھا ایک کروڑ کی آبادی پر مشتمل ہے اور ہندوستان کے چار بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔ اس شہر کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری سینٹ تھامس جو توما حواری کے نام سے بھی معروف ہیں حضرت مسیح علیہ السلام کے کسی قبیلہ کی تلاش میں کیرالہ سے ہوتے ہوئے یہاں بھی آئے۔ Saint Thomas Mount کا علاقہ جہاں ''مسجد ہادی'' کی تعمیر ہوئی ہے اسی حواری کے نام پر ہے اور یہ حواری اسی علاقہ میں مدفون ہیں۔

پھر اس علاقہ کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام آپؑ کے زمانہ مبارک میں ہی اس جگہ پہنچا اور بعض خوش نصیب احباب کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''ضمیمہ انجام آتھم'' میں 313 صحابہ کا ذکر فرمایا ہے جن میں سے گیارہ صحابہ چنائی (مدراس) کے ہیں۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

(1) مکرم سیٹھ احمد صاحب حاجی عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس۔

(2) مکرم سیٹھ صالح محمد صاحب حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس۔

(3) مکرم سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد اللہ رکھا مدراس۔

(4) مکرم سیٹھ عبدالحمید صاحب ایوب حاجی اللہ رکھا صاحب مدراس۔

(5) مکرم حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل قادیان مدراس۔

(6) مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھا مدراس۔

(7) مکرم مولوی سلطان پور صاحب میلا پور مدراس۔

(8) مکرم حکیم محمد سعید صاحب میلا پور مدراس۔

(9) مکرم منشی قادر علی صاحب میلا پور مدراس۔

(10) مکرم منشی غلام دستگیر صاحب میلا پور مدراس۔

(11) مکرم منشی سراج الدین صاحب ترمل ۔ کھیڑی ۔ مدراس۔

(روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 326)

اس لحاظ سے چنائی (مدراس) کی جماعت احمدیت کی ابتدائی جماعتوں میں سے ہے۔ کتنی ہی خوش قسمت ہے یہ سرزمین کہ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو قبول کیا گیا اور پھر آج کتنی ہی مبارک ہے یہ سرزمین کہ گزشتہ سو سال میں کسی بھی خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار اس زمین پر پڑے اور یہ زمین بھی اُن مبارک زمینوں میں شامل ہوگئی جو حضور پُرنور کے وجود سے فیضیاب ہوئیں اور برکتوں سے حصہ پایا۔

صوبہ کیرالہ کے شہر کالی کٹ (Kalicut) کے لئے روانگی

''مسجد ہادی'' کی افتتاحی تقریب کے بعد پانچ بجے سہ پہر یہاں سے چنائی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ پروگرام کے مطابق اب یہاں سے صوبہ کیرالہ کے شہر کالی کٹ (Kalicut) کے لئے روانگی تھی۔

ڈپٹی کمشنر آف پولیس کی سربراہی میں ایک سیکورٹی دستہ حضور انور کے لئے سیکورٹی کی ڈیوٹی پر متعین کیا گیا تھا جو حضور انور کی آمد سے لے کر حضور انور کی روانگی تک ہر وقت ساتھ رہا۔ پولیس کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ چل رہی تھیں۔ ایک گاڑی قافلہ کو ایسکورٹ کر رہی تھی۔

پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل بورڈنگ کارڈ کے حصول، سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ویزا کے خصوصی سٹیٹس کی وجہ سے یہاں بھی سامان کی چیکنگ اور دیگر ہر طرح کی چیکنگ سے ائرپورٹ سیکورٹی حکام نے مستثنیٰ قرار دیا تھا اور سامان اور بورڈنگ پاس پر Security Check exempted کی مہر لگائی گئی تھی۔

ائرپورٹ پہنچتے ہی سیکورٹی اور ائرپورٹ حکام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Receive کیا اور وقت کی کمی کے باعث سیدھے جہاز کے اندر لے گئے۔

کالی کٹ (کیرالہ) میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

ائر انڈیا کی پرواز IC925 چھ بج کر دس منٹ پر چنائی انٹرنیشنل ائرپورٹ سے کالیکٹ کے لئے روانہ ہوئی اور ایک گھنٹہ دس منٹ کی پرواز کے بعد سات بج کر بیس منٹ پر جہاز صوبہ کیرالہ کے شہر کالیکٹ (Calicut) کے ائرپورٹ پر اترا۔ اور احمدیت کی اس دوسری صدی میں پہلی بار کسی بھی خلیفہ کے مبارک قدم کیرالہ کی سرزمین پر پڑے۔ اور اس زمین پر پڑے جہاں چودہ سو سال قبل اسلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی حضرت مالک بن دینارؓ کے ذریعہ ہندوستان میں داخل ہوا اور پھر کیرالہ سے سارے ہندوستان میں پھیلا۔

جہاز کے دروازہ پر ڈپٹی کمانڈر CISF، امیگریشن آفیسر، کسٹم آفیسر اور انڈین ائرلائن کے سٹاف ممبر نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

ائرپورٹ کے لاؤنج میں صوبہ کیرالہ کے زونل امراء کرام مکرم پروفیسر بی عبدالجلیل صاحب، زونل ٹسوینوڈرم زون، مکرم بی احمد کبیر صاحب زونل امیر ایرنا کلم، مکرم پروفیسر عبدالکریم صاحب زونل امیر پالگھاٹ، مکرم محمد علی ماسٹر صاحب زونل امیر مالا پورم، مکرم ایم اے محمد صاحب زونل امیر کالیکٹ، مکرم این کُفی احمد ماسٹر صاحب زونل امیر کنّور (Kannur) اور ان زون کے دیگر سینئر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور مصافحہ کی سعادت پائی۔

ائرپورٹ سے باہر احباب جماعت کیرالہ بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہو گئے اور ہر طرف سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں آنے لگیں۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ان لوگوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار کسی بھی خلیفۃ المسیح کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔ ایک صدی کے انتظار کے بعد ان کے ہاں یہ انتہائی مبارک اور تاریخی دن آیا تھا کہ خلیفۃ المسیح کا پُرنور وجود ان کے ہاں موجود تھا۔ یہ حضور انور کو دیکھتے ہی جاتے تھے اور ان کی نظریں حضور پُرنور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ اس انتہائی روح پرور ماحول میں قافلہ ائرپورٹ سے پولیس سیکورٹی کے ایسکورٹ میں مکرم ایم اے محمد صاحب زونل امیر کالیکٹ کی رہائشگاہ کی طرف روانہ ہوا۔ کالیکٹ میں حضور انور کا قیام مکرم ایم اے محمد صاحب زونل امیر کی رہائشگاہ پر تھا۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر پہنچے اور یہاں پر موجود احباب کو اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام رہائش گاہ کے بیرونی لان (Lawn) میں کیا گیا تھا۔ آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادئیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ قریباً ڈیڑھ صد سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔ صوبہ کیرالہ کی سرزمین پر یہ پہلی نماز تھی جو کسی بھی خلیفۂ وقت نے پڑھائی۔

صوبہ کیرالہ

صوبہ کیرالہ ہندوستان کے جنوب میں بحیرہ عرب کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ 38,836 کلومیٹر اور آبادی تین کروڑ 18 لاکھ ہے۔ یہ صوبہ سرسبز وشاداب، نشیب وفراز پہاڑی وادیوں اور گھنے جنگلات جیسے قدرتی مناظر سے مزین ہے۔ اسلام سے قبل عرب، یہود، چینی اور یورپین قافلے اپنے اقتصادی مواد اور تجارت سے قبل یہاں مقیم رہے۔

ہندوستان میں اسلام کی آمد سب سے پہلے کیرالہ میں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت مالک بن دینارؓ اپنے تجارتی سفر میں ارض ہند کے شہر کیرالہ آئے اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اس وقت کیرالہ کے حکمران نے اسلام قبول کیا اور پھر مکّہ کا سفر بھی اختیار کیا۔

کیرالہ میں احمدیت

کیرالہ میں احمدیت کا پیغام 1897ء میں پہنچا جب کیرالہ کے ای عبدالقادر صاحب کوان کے دوست محمد دیدی صاحب جو جزیرہ مالدیپ کے رہنے والے تھے نے کلکتہ سے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تحفۃً ارسال کی۔ اس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی احمدیت کا پودا لگا۔ باقاعدہ جماعت کا قیام 1915ء میں عمل میں آیا اور کیرالہ کے علاقہ کینانور میں پہلی جماعت قائم ہوئی۔

اِس وقت صوبہ کیرالہ (Kerala) چھ زونز میں تقسیم ہے اور مجموعی طور پر 57 بڑی مضبوط اور فعال جماعتیں ہیں اور یہاں 16 مبلغین کرام اور 18 معلمین کرام خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

صوبہ کیرالہ میں کوڈونگلور (Kodungllur) ساحل سمندر پر وہ شہر ہے جہاں پرانے زمانہ میں بندرگاہ تھی اور دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے قافلے یہیں اترا کرتے تھے۔ حضرت مالک بن دینارؓ نے پہلی مسجد یہیں تعمیر کروائی جو ''مسجد مالک دینار'' کہلاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ بھی بڑی مخلص اور فدائی جماعت قائم ہے اور چار ہزار چار سو مربع میٹر کے رقبہ پر ایک مخلص احمدی خاتون اہلیہ مکرم احمد اسماعیل صاحب نے تین لاکھ روپے کی لاگت سے مسجد تعمیر کروائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک صوبہ کیرالہ میں ہماری 51 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ تین مقامات پر بڑے وسیع وعریض مشن ہاؤسز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ چار مقامات Koodali، Kalicut، Karulai اور Payangadi کے مقامات پر جماعت کے ''فضل عمر پبلک سکول'' بھی جاری ہیں۔ ان چاروں سکولوں میں مجموعی طور پر 1234 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اساتذہ کی تعداد 80 ہے۔ جماعت کو یہاں تعلیم کے میدان میں بھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

25 نومبر 2008ء بروز منگل:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ کے بیرونی لان (Lawn) میں جہاں مقامی جماعت نے نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا ہوا تھا تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

''احمدیہ مسجد بیت القدوس'' کالیکٹ کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''احمدیہ مسجد بیت القدوس'' کالیکٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں۔ ایک گاڑی اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ قافلہ کو ایسکورٹ کر رہی تھی جبکہ دوسری گاڑی قافلہ کی گاڑیوں کے پیچھے تھی اور مختلف چوراہوں میں ڈیوٹی پر مامور پولیس راستہ کلیئر کرتی تھی۔ پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

’’احمدیہ مسجد بیت القدوس‘‘ تشریف آوری ہوئی جہاں جماعتی عہدیداروں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بچوں نے جو ایک ہی طرح کے خوبصورت لباس میں ملبوس تھے خوش الحانی کے ساتھ کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ مسجد سے ملحقہ علاقہ میں ایک بڑی مارکی لگا کر استقبالیہ تقریب کا انتظام کیا گیا تھا جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب اور مسجد کے ایک احاطہ میں خواتین حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔ نقاب کشائی کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں تشریف لائے احباب نے بڑے ولولہ انگیز اور پُر جوش نعرے بلند کئے اور کافی دیر تک فضا نعروں سے گونجتی رہی۔ احباب میں ایک غیر معمولی جوش اور جذبہ تھا۔ نعرے لگاتے تھے اور روتے تھے۔ ایسا روح پرور منظر کہ خلیفۂ وقت ان کے درمیان موجود ہو انہوں نے اپنی زندگیوں میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔

حضور انور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے تو خدام کے ایک گروپ نے جو سفید شرٹس اور سیاہ رنگ کی پتلون پہنے ہوئے تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ ’’عِلْمِی مِنَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْاٰلَاءِ‘‘ خوش الحانی سے پڑھا اور پھر اُردو منظوم کلام ’’فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی‘‘ کے کچھ شعر پڑھ کر سنائے۔

خدام کے بعد اطفال کے گروپ نے جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ گیت:

’’یَا اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْن اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا‘‘ پیش کیا۔ بعدازاں نظم ’’ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ‘‘ اور عربی قصیدہ ’’یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَان‘‘ خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد خدام کے ایک گروپ نے عربی قصیدہ ’’یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَان‘‘ اور اردو منظوم کلام: ہے شکر ربّ عزوجل خارج از بیاں‘‘ اور ’’حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی‘‘ کے چند اشعار پیش کئے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے منظوم کلام ؂

’’آئے وہ دن کہ جن کی چاہت میں ہم گنتے تھے دن تسکین جاں کے لئے‘‘ کے چند اشعار پیش کئے۔ بعدازاں خدام نے ملیالم زبان میں ایک نظم پیش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختصر خطاب فرمایا۔

حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:

’’اس وقت آپ جو یہاں پر سامنے بیٹھے ہیں اس کی غرض صرف ملاقات تھی کہ آج آپ لوگوں سے ملاقات ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں جمعہ بھی ادا ہوگا۔ اس میں بہت سی باتیں کرنے والی ہوں گی۔ آپ سے کروں گا انشاء اللہ۔ لیکن کیونکہ آپ کے چہروں سے بھی لگ رہا ہے کہ آپ کو کچھ سننے کا انتظار ہے اس لئے ایک دو باتیں کر دیتا ہوں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اس زمانہ کے امام مہدی کو، مسیح موعودؑ کو قبول کیا۔ یہ نظم، مجھے تو سمجھ نہیں آئی، ملیالم زبان میں پڑھی گئی ہے لیکن چند فقروں سے، الفاظ سے، لگ رہا تھا کہ امام مہدی کی آمد اور ثریا سے ایمان لانے کے قصہ کو بیان کیا جا رہا ہے۔ بہرحال آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ آپ نے آنے والے امام کو مسیح موعود، مہدیٔ معہود کو مانا۔ اب اس ماننے کے بعد آپ پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ جو توقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کی تھیں ان پر پورا اترنے کی بھی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ یہ ہیں کہ اب آپ لوگ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط کریں۔ عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دیں اور اسی طرح جو دوسری نیکیاں ہیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے، بے شمار ہیں۔ ان کو بجالانے کی کوشش کریں تاکہ آپ کے نیک نمونے اس علاقے میں قائم ہوں اور آپ کا جو نیک نمونہ ہے وہ احمدیت کو اس علاقہ میں پھیلانے میں ممد ومعاون ثابت ہو۔

حضور نے فرمایا: یقیناً آپ میں یا آپ کے بڑوں میں نیکیاں تھیں جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی کہ احمدیت کو قبول کیا۔ ان نیکیوں کو جاری رکھنا اور ان سے فیض پانا بھی اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ کوشش کرتے رہو گے تو جاری رہیں گی۔ پس آپ کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا: آپ کے چہروں پر مَیں دیکھ رہا ہوں ایک سکون، ایک اطمینان ہے، ایک نیکی ہے جو ایک احمدی کے چہرے پر ہونی چاہئے۔ تو امید ہے کہ آپ اس نیکی کو مزید بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (آمین)

اس مختصر خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کو السلام علیکم کہا اور خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

میڈیا کوریج

آج کی اس استقبالیہ تقریب کی کوریج کے لئے درج ذیل چار اخبارات، ایک نیوز ایجنسی اور چار ٹی وی چینلز کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے ہوئے تھے۔

(1) Mathrudhumi (ملیالم زبان کا اخبار ہے) (2) Malayala Manorama (اس اخبار کی ڈیڑھ ملین سرکولیشن ہے) (3) Madhyaman (ملیالم زبان کا اخبار ہے) (4) The Hindi (ملک کا نیشنل اخبار ہے) (5) PTI (Press Trust of India) (نیوز ایجنسی) (6) ACV News (ٹی وی چینل) (7) India Vision (ٹی وی چینل) (8) C- Net (ٹی وی چینل) (9) Amirtha T.V. (ٹی وی چینل)

ان سبھی نے آج کی استقبالیہ تقریب کی رپورٹس تیار کیں اور ریکارڈنگ کی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صوبہ کیرالہ کے Malapou Ram زون کی آٹھ جماعتوں Kalkulam، ChungaThara، Karvalai، Tirur، Vaniyamb Alam، Pathappiriyam، Manjeri اور Edappal کے 120 خاندانوں کے 994 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ سبھی جماعتیں 50 سے 100 کلومیٹر تک کے فاصلہ سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔ یہ سبھی لوگ اپنے پیارے آقا سے مل کر بے حد خوش تھے۔ ان کے چہرے خوشی ومسرت سے معمور تھے، ان کے چہروں پر رونق تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی بن رہی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر سوا ایک بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت القدوس کالیکٹ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے۔

حضور انور نے خواتین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت خواتین کو مَیں سلام کرنے کے لئے آیا ہوں۔ کل انشاء اللہ یہاں لجنہ کا فنکشن ہے اس میں آپ کو جو باتیں کہنی ہیں مَیں آ کے کہوں گا۔ مجھے آج ملاقات میں کافی ساری خواتین جو یہاں بیٹھی ہوئی ہیں مل چکی ہیں۔ کچھ آج شام کی ملاقات میں مل لیں گی۔ اس لئے ابھی اس وقت کسی فنکشن کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد ناصرات کے ایک گروپ نے ایک خیر مقدمی گیت ’’یَا اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْن اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا‘‘ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا اب باقی ترانے کل آپ کے پروگرام میں سنوں گا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’مسجد بیت القدوس‘‘ سے روانہ ہو کر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

’’مسجد بیت القدوس‘‘

جماعت کالیکٹ کی مسجد بیت القدوس Mathalakulam کے علاقہ میں واقع ہے۔ مسجد کی تعمیر کے لئے 1978ء میں نصف ایکڑ رقبہ خریدا گیا اور 8 نومبر 1981ء کو اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جب کہ اکتوبر 1986ء میں اس کا افتتاح مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مرحوم نے فرمایا۔

اس مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر ہیں اور ایک گیسٹ روم بھی ہے۔ اس مسجد کی تین منازل ہیں۔ مسجد کے ساتھ کھلی جگہ میں ایک لائبریری اور نمائش کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

مردوں اور خواتین کی الگ الگ اجتماعی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام بھی فیملی ملاقاتیں تھیں۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ’’مسجد بیت القدوس‘‘ کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق خواتین اور مردوں کی علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں شروع ہوئی۔

خواتین باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتیں، شرف زیارت حاصل کرتیں، دعا کے لئے عرض کرتیں۔ حضور انور بڑی بچیوں کو قلم اور چھوٹی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔

خواتین کی ملاقات کے بعد مرد احباب کی ملاقات شروع ہوئی۔ مرد احباب بھی باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے، شرف مصافحہ حاصل کرتے۔ حضور انور کے دست مبارک کو بوسہ دیتے، حضور انور احباب سے گفتگو فرماتے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طالبعلموں کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

آج کیرالہ کے Kannur Zone کی درج ذیل دس جماعتوں کے 212 خاندانوں کے 1350 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ Manjeshwar، Mangapuram، Mogral، Payangadi، Kannur Town، Kannur City، Mattannur، Koodali، Kadalai اور Thalashery۔

ان سبھی جماعتوں سے آنے والے خاندان 80 کلومیٹر سے لے کر 200 کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے بہت بڑی تعداد ایسی فیملیز کی تھی جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ کسی خلیفۂ وقت سے مل رہی تھیں۔ یہ ان کی ساری زندگی میں آنے والے انتہائی قیمتی لمحات تھے۔ ان چند لمحات کے اندر ہی یہ پیار ومحبت اور دعاؤں اور برکتوں کے ایسے خزانے لے کر لوٹ رہی تھیں جو کبھی نہ ختم ہونے تھے ان کی آئندہ نسلیں بھی ان خزانوں اور برکتوں سے فیضیاب ہوں گی۔ اللہ یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک فرمائے اور ان برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق بخشے۔

ملاقاتوں کے بعد پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت القدوس‘‘ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پولیس کے ایسکورٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

میڈیا میں کوریج

✿...... آج ملیالم زبان کے اخبار Rashtra Deepike نے اپنی 25 نومبر 2008ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد بیت القدوس میں آمد کی تصویر شائع کرتے ہوئے خبر دی کہ ’’احمدیہ مسلمانوں کے عالمی روحانی لیڈر خلیفۃ المسیح الخامس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد کو آج صبح کالیکٹ کے احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد میں دیئے گئے استقبالیہ کا منظر۔

✿...... ایک دوسری اخبار Mathrubhunvi نے اپنی 25 نومبر 2008ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا:

’’احمدی مسلمانوں کے عالمگیر روحانی رہنما خلیفۃ المسیح الخامس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد آج کالیکٹ میں تشریف لے آئے۔ آپ کے اس مختصر دورہ کا مقصد اپنے متبعین سے ملاقات ہے۔

کالیکٹ میں کیرالہ کے چھ زونل امیروں کی قیادت میں پُر جوش استقبال کیا گیا۔ احمدیہ خلافت کو پورے سو سال ہونے کے حوالہ سے ہندوستان کے احمدیوں کے روحانی مرکز قادیان میں ہونے والے صدسالہ جوبلی کے اختتام پر آپ شرکت فرمائیں گے۔

مذہب اسلام کا امن بخش پیغام دنیا کو دیتے ہوئے خلیفہ نے اپنے عالمی دورہ کو شروع فرمایا۔ افریقہ، امریکہ، یورپ، ایشیا وغیرہ ممالک کا دورہ کرنے کے بعد آپ قادیان میں اختتامی جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔

اس مہینہ کے پہلے ہفتہ میں برٹش پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے اجتماعی طور پر احمدیہ خلیفہ کو اعزاز بخشا تھا۔

احمدیہ خلافت کا نعرہ "Love for All Hatred for None" ہے۔ دنیا کے 193 ممالک میں یہ جماعت پھیلی ہوئی ہے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

(باقی آئندہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 1st January 2009 | Issue No. 1

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اس زمانہ میں قرآن مجید کے اسرار و معارف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائے ہیں جس کو ماننے سے مومنوں کو شفاء نصیب ہو رہی ہے اور وہ رحمتوں کے وارث بن رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا رہا تاکہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کے مکالمہ سے آپ قرآن کریم کی تعلیم کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کریں اور وحی والہام صرف پرانے قصے نہ رہ جائیں بلکہ ایک جاری عمل رہے

آج کل جو مسلمانوں کا حال ہے وہ ہر سچے اور دردمند مسلمان کو خون کے آنسو رلاتا ہے کہ وہ لوگ جو دنیا کو شفا دینے والے تھے ہر طرح کی مصیبت میں گرفتار ہیں۔ اللہ ان کو عقل دے کہ وہ اس روحانی امام کو قبول کرکے اپنی بیماریوں سے شفاء پائیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۶/دسمبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبہ جمعہ میں خدا تعالیٰ کی صفت شافی کا ذکر کرتے ہوئے میں نے جسمانی عوارض کے حوالے سے باتیں کی تھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے علاج کے لئے بعض چیزیں پیدا کرکے ان میں شفا رکھی ہے لیکن شفا کا اصل ذریعہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اس کا اذن ہو تو شفا ہوتی ہے اور آخر پر ذکر کیا تھا کہ تمام قسم کے علاج اور پھر شفا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دُعاؤں کو سن کر عطا فرماتا ہے اور دُعاؤں سے شفا کے نتیجہ میں ایک مومن کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے تمام قدرتوں کے مالک ہونے پر ایمان پختہ ہوتا ہے۔ یہ معجزات دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک حقیقی رنگ میں حاصل ہوتا ہے نتیجۃً روحانی حالت میں ترقی ہوتی ہے اور پھر یہ چیز اپنے کسی قریبی کا کسی خطرناک مرض سے شفا پانا یعنی موت کے منہ سے واپس آنا مومن بندے کو ترقی کی طرف لے جاتا ہے اور پھر بعض دفعہ جسمانی شفا سے روحانی شفا کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور انسانی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ روحانی طور پر خدا تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے ہمیشہ اس کے قدم اُٹھتے رہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری عبادت کی طرف توجہ کرو اور میرے احکامات پر عمل کرو تو جسمانی شفاء کے ساتھ ساتھ روحانی شفاء بھی ملے گی اور پھر یہ ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اپنے بندے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک کامل تعلیم ہماری روحانی شفاء کے لئے نازل فرمائی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ فرمایا ہے کہ کس کس طرح وہ شفاء عطا کرتا ہے۔

گذشتہ خطبہ میں مَیں نے شہد کی مکھی کے حوالے سے بتایا تھا کہ وہ جسمانی بیماریوں سے شفاء دیتی ہے اگر غور کریں تو اس شہد کی مکھی کے ذریعہ بھی روحانی شفاؤں کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ فرمایا: وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ کہ تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور اونچی جگہ پر چھتے بنائے۔ پھولوں کا رس چوسے فرمایا: فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ کہ اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفاء ہے اور پھر آخر میں فرمایا کہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ کہ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اس میں کس غور کی طرف اشارہ ہے۔ یہ اس بات کے غور و فکر کی طرف اشارہ ہے کہ ایک معمولی مکھی کو اللہ تعالیٰ نے وحی کر کے ایسی چیز عطا فرمائی کہ جس سے ایک شفاء دینے والی چیز پیدا ہو گئی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر چیز کے لئے وحی الٰہی کی ضرورت ہے۔ اس لئے اے لوگو! تم میں سے جو بعض وحیٔ الٰہی کا انکار کرتے ہیں وہ جان لیں کہ شہد بنانے کا سارا عمل اللہ تعالیٰ کی وحی کی وجہ سے ہوا ہے۔ گویا معمولی جانور بھی وحی کے محتاج ہیں تو انسان کس طرح کہہ سکتا ہے کہ وہ از خود ہدایت پا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: کہ ایک دنیا دار سمجھتا ہے کہ اپنی کوشش سے مقصد حاصل کر لے گا جبکہ اس کی کوشش بھی دُعا کی ایک قسم اور اس کی تدبیر بھی دعا کی ایک قسم ہے۔ پس انسان کو شہد کی مکھی سے سبق لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے بغیر کسی اعلیٰ چیز کا حصول ممکن نہیں۔ فرمایا انسان کے لئے دو زندگیاں ہیں۔ ایک اس جہاں کی اور ایک اگلے جہاں کی اور اگلے جہاں کی زندگی کا انحصار اس جہاں کے اعمال پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے بتائے اعمال پر انحصار ہے تو پھر انسان کس طرح اس دنیا میں کامیاب زندگی گذار کر اگلے جہان کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اصول بنایا ہوا ہے کہ اپنے انبیاء کے ذریعہ وہ یہ کام کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ انسان کامل تھے۔ آپ کی وحی بھی کامل تھی اور قرآن مجید جیسی آپ کو کامل کتاب عطا ہوئی تھی۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں بھی شفاء ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ قرآن مجید بالخصوص سورۃ فاتحہ پڑھ کر دَم کرنے سے ظاہری بیماری بھی دور ہو جاتی ہے۔

پس کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم نے روحانیت کے ساتھ ساتھ جسمانی عوارض سے بھی شفا دی ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں جابجا ہے لیکن اس سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کامل کتاب کے بعد وحی کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ وحی کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا رہا تاکہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کے مکالمہ سے آپ قرآن کریم کی تعلیم کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کریں اور وحی والہام صرف پرانے قصے نہ رہ جائیں بلکہ ایک جاری عمل رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب ایک زمانہ گزرنے کے بعد پاک تعلیم پر گرد و غبار پڑ جاتا ہے اور حق کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس پاک تعلیم کے لئے مجدد اور محدث آتے ہیں۔ وہ دین کو منسوخ کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کی چمک دکھانے کے لئے آتے ہیں۔ پس ہمارا ایمان ہے کہ چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دکھانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ وحی والہام کا راستہ اللہ تعالیٰ نے کبھی بند نہیں فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اس مشن کو اللہ کی خاص رہنمائی میں جاری رکھنا خلافت کا کام ہے۔ آج جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت پر اعتراضات کرتے ہیں وہ اپنی حالت پر خود ہی غور کر کے دیکھ لیں کہ کیا قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ وہ سینوں کی کدورتیں دور کر کے اپنا فیض پہنچاتا ہے۔ کیا یہ تعلیم ان کو کچھ فائدہ دے رہی ہے۔ پس ہم احمدیوں کو ہمیشہ اس انعام کی قدر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے:

وَمَا نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاھُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل: ۸۳)

یعنی ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ واضح کر رہا ہے کہ اس قرآن مجید میں مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے لیکن جو مومن نہیں ان کے لئے خسارے کے سوا کچھ نہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدیً لّلمتقین یعنی یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہدایت دینے والی

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

ادارہ بدر کی جانب سے قارئین کرام کی خدمت میں نئے سال کی بہت بہت مبارکباد!